بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ نزل احسن الحدیث القرآن
بیاد
حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ
حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ
ہفت روزہ
اہلِ حدیث
لاہور
مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان
مسلک اہلحدیث کا داعی
جلد: 47 | ۱۴ تا ۲۰ رجب ۱۴۳۷ھ 22 تا 28 اپریل 2016ء | شمارہ: 17

بلوچستان
فساد پھیلانے والوں کے پشت پناہ ملک دشمن عناصر ہیں۔
امیر محترم شاجد میر حفظہ اللہ

محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
حیات وخدمات پر ایک نظر!

نسواں بل
تحفظ حقوق نسواں بل کا تنقیدی جائزہ!

تعلیم و تعلّم..... حصولِ علم اور معلّم کی فضیلت وعظمت!

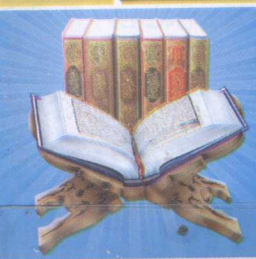

تمام مساجد میں ایک ہی وقت اذان؟!

اذان مغرب بلا وجہ مؤخر کرنا.....؟!

نمازِ قصر کی علت اور حکمت.....؟!

قرآن و سنت کی روشنی میں

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

قلب سلیم کیا ہے؟!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝﴾ (الشعرآء)

''اس (جزاء وسزا کے) دن مال کچھ فائدہ دے گا اور نہ بیٹے، ہاں جو شخص اللہ کے ہاں قلب سلیم لے کر آئے گا (وہ فائدہ مند ہوگا)۔''

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور پھر اسے فطرت کے مطابق زندگی گزارنے اور دنیا کی بیش بہا نعمتوں سے مستفید ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے لیے زادِ آخرت جمع کرنے کا بھی حکم فرما رکھا ہے۔ کیونکہ روزِ محشر صرف وہی لوگ رسوائی سے بچ پائیں گے جنہوں نے اپنا قبلہ درست رکھا ہوگا اور دنیوی مال ومتاع سے مستفید ہونے کے لیے اللہ کی متعین کردہ حدود کی پاسداری کی ہوگی اور اپنے دل کو شرک کی آلائشوں، برائی کی محبت اور لغزشوں پر اصرار سے محفوظ رکھا ہوگا۔

مذکورہ آیت میں قلب سلیم کے ساتھ اللہ کے دربار میں حاضر ہونے والے شخص کو کامیابی کی نوید سنائی جا رہی ہے۔ اس سے مراد کفر وشرک، نافرمانی اور فسق وفجور جیسی بیماریوں سے محفوظ اور صحیح دل ہے۔ ایسا صاف ستھرا دل صرف اور صرف اسی اللہ والے کا ہو سکتا ہے جس نے اپنے تمام ارادوں اور محبتوں کو اللہ کے ارادہ اور محبت کے تابع کر دیا ہو، ایمان اور اخلاص کی دولت سے مالا مال ہو۔ جب کہ اللہ کے نافرمان لوگوں اور کافروں کے دل کو قرآن مجید میں بیمار دل کہا گیا ہے:

﴿وَ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۝﴾ (الأحزاب)

''منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکہ وفریب کا وعدہ کیا تھا۔''

﴿فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝﴾ (البقرة)

''ان (منافقوں) کے دلوں میں بیماری تھی، اللہ نے ان کی بیماری کو مزید بڑھا دیا، ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

گویا قلب سلیم خواہشات کو اللہ کی شریعت کے تابع رکھنے والا، اطاعت ومحبت سنت سے سرشار، دورخے پن سے محفوظ، جھوٹے دعووں اور ارادوں سے پاک، بدعت ومعاصی سے متنفر دل ہے۔ اگر انسان قلب سلیم کی صفات سے متصف ہو جاتا ہے تو پھر دنیا کی تمام نعمتیں بشمول مال ومتاع اور اولاد واحفاد اس کے لیے مفید بن جائیں گے کیونکہ وہ ان کے تصرف وتربیت میں اللہ کے حکم کے تابع ہوگا۔ لیکن اگر قلب مریض کے ساتھ اللہ کے دربار میں حاضری ہوگی تو پھر خزائن قارون کچھ سودمند ہوں گے اور نہ ہی ابویت ابراہیم اور ابنیت نوح کچھ فائدہ دے سکے گی۔ چہ جائے کہ انسان ولیوں اور پیروں کی نسبت پر ہی اتراتا پھرے یا چند طلاب علم کی کفالت پر اپنے آپ کو جنت کے داخلے کا مستحق گردانا شروع کر دے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

رجب کا مہینہ اور بدعات

قرآن وحدیث میں رجب کے مہینے کی کوئی امتیازی خصوصیت بیان نہیں ہوئی، صرف اتنا ہی ہے کہ حرمت والے چار مہینوں میں سے رجب ایک مہینہ ہے۔ یہ بھی معروف ہے کہ رجب کے مہینے میں حضور اکرم ﷺ کو معراج ہوا مگر اس کے ثبوت کے لیے بھی کوئی صحیح اور مستند حدیث نہیں۔ اس مہینے میں کوئی مخصوص عمل کرنے کا ثبوت بھی کتاب وسنت سے نہیں ملتا۔

27 رجب کو معراج کا روزہ رکھنا اور اس مہینے میں کثرت سے روزے رکھنے کا ثبوت بھی نہیں۔ ہاں اکثر لوگ ثواب سمجھ کر یہ کام کرتے ہیں۔ شب معراج کو مساجد میں چراغاں کیا جاتا ہے اور محافل نعت ومجالس وعظ منعقد کی جاتی ہیں۔ آتش بازی کا اہتمام کیا جاتا ہے' یہ تمام امور خود ساختہ ہیں اور خود ساختہ اعمال پر ثواب مرتب نہیں ہوتا۔ ان رسومات سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

بعض لوگ زیادہ اجر حاصل کرنے کے لیے رجب کے مہینے میں زکوۃ ادا کرتے ہیں حالانکہ زکوۃ کی فرضیت کے لیے کوئی خاص مہینہ متعین نہیں' زکوۃ کی فرضیت کے لیے دو شرطیں ہیں: پہلی شرط یہ ہے کہ ایک سال گزر جائے اور دوسری شرط مال اپنی مقرر کردہ حد یعنی نصاب کو پہنچ جائے۔ اگر کسی کے مال پر رجب کے علاوہ کسی مہینے میں سال پورا ہوتا ہے تو وہ اس وقت زکوۃ دے گا لہٰذا رجب کو زکوۃ کا مہینہ قرار دینا بھی قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔

اہم واقعات: رجب کے مہینے میں بعض اہم واقعات رونما ہوئے ہیں' مگر کسی کو بھی رسول اللہ ﷺ نے تہوار کے طور پر نہیں منایا۔ مثلاً رجب 6 نبوت میں حبشہ کی پہلی ہجرت وقوع پذیر ہوئی جس میں سیدنا عثمان' سیدہ رقیہ' سیدنا زبیر' سیدنا عبدالرحمن بن عوف' سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین شریک تھے۔ رجب میں ہی 10 نبوت میں حضور ﷺ کے چچا ابوطالب نے وفات پائی۔ رجب 2 ہجری میں نبی ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن جحش کو رہبر سریہ بنا کر 12 مہاجرین کے ساتھ نخلہ کی جانب روانہ کیا۔ یکم رجب 9ھ میں نبی ﷺ نے 30,000 ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ تبوک کی جانب روانہ ہوئے۔ رجب 9 ہجری میں ہی شاہ حبشہ نجاشی فوت ہوئے۔ حضور علیہ السلام نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ 4 رجب 12ھ کو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عراق میں انبار کا علاقہ فتح کیا۔ 24 رجب 12ھ میں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دومۃ الجندل فتح کیا۔ 5 رجب سن 15ھ کو جنگ یرموک کا فیصلہ کن معرکہ ہوا۔ اس معرکے میں رومیوں کے ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زائد فوجی مارے گئے۔ 22 رجب سن 60 ہجری بروز جمعرات سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر زمام حکومت یزید نے سنبھالی۔ رجب 141ھ میں عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے شہر بغداد کی بنیاد رکھی۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے واقعات رونما ہوئے۔ موجودہ دور میں جماعت اہل حدیث کے روح رواں علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ 22 رجب 1407ھ/ 23 مارچ 1987ء کو قلعہ لچھمن سنگھ لاہور میں ایک بم دھماکے میں شدید زخمی ہوئے اور 29 رجب/ 30 مارچ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور بقیع الغرقد مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ ان تمام واقعات کی صحت کے باوجود شریعت کسی بھی واقعہ کو تہوار کے طور پر ثواب کی نیت سے منانے کی اجازت نہیں دیتی۔

چند گذارشات ..... بجٹ سے پہلے!

جب بھی بجٹ کی آمد آمد ہوتی ہے تو عوام میں ایک نادیدنی خوف دامنگیر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ترقی یافتہ دنیا میں کسی بھی ملک کی اقتصادی ترقی' قومی پالیسیوں کی ترجیحات اور ترغیبات کا آئینہ دار ہوتی ہے مگر وطن عزیز میں اس کی تعریف ہی بدل جاتی ہے۔ یہاں تو بجٹ کا مقصد مہنگائی اور مزید ٹیکسوں کا نفاذ ہوتا ہے۔ ہر چند کہ حکومت یہ اعلان کرتی ہے کہ بجٹ سے عوام زیادہ متاثر نہیں ہوں گے۔ لیکن جب بجلی' گیس' پانی اور دیگر ضروریات زندگی کی اشیاء کے نرخ بڑھیں گے تو اس کے مضر اثرات سے عوام ضرور متاثر ہوں گے۔ جب صنعتی' تجارتی اور زرعی شعبوں پر ٹیکس وغیرہ بڑھیں گے تو آخر کار وہ عوام کو ہی منتقل ہو جائیں گے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ گزشتہ ۶۸ سال کے دوران مختلف حکومتوں نے جتنے بھی بجٹ پیش کیے ہیں ان سے عام آدمی کی زندگی میں کوئی مثبت اور صحت مند اثرات مرتب نہیں ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کا شمار غریب اور غیر ترقی یافتہ ملکوں میں ہوتا ہے کیونکہ ملک کا بال بال اندرونی اور بیرونی قرضوں میں پھنسا ہوا ہے۔ یہاں غریب' غریب تر اور امیر' امیر تر ہو رہا ہے۔ ملکی دولت چند خاندانوں میں منقسم ہو رہی ہے۔ پاکستان پلاننگ کمیشن کی رپورٹ کے مطابق حکومت کی جانب سے اپنائے جانے والے فارمولوں کے تحت ۶ کروڑ پاکستانی خطِ غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عام لوگوں کی کم آمدنی کی وجہ سے غربت کی سطح ۲۹.۵ فیصد بڑھ گئی ہے۔ ملک میں عوام کی اکثریت زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔ افراطِ زر کی شرح میں اضافہ ہوتا جا رہا جس سے مہنگائی بھی بڑھ جاتی ہے۔ درآمدات' برآمدات سے زیادہ ہیں۔ سٹیٹ بنک کی رپورٹ کے مطابق ''ہماری برآمدات میں تشویشناک حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔'' خوردنی تیل' چائے' پٹرولیم کی مصنوعات' مشینری' ادویات' کیمیکلز وغیرہ کی امپورٹ سے ہمارے درآمدی بلوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ برآمدات میں سب سے زیادہ حصہ خام روئی اور ٹیکسٹائل کی مصنوعات کا ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ ٹیکسٹائل کی صنعت بھی بحران کا شکار ہے۔ اس میں لوڈ شیڈنگ اور کپڑے کی درآمد کا بڑا حصہ ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حکومت کے غیر پیداواری اخراجات کم ہونے میں نہیں آتے۔ افسر شاہی کو بہت سی مراعات حاصل ہیں جو قومی خزانے پر سراسر بوجھ ہیں۔ اب ارکان اسمبلی کی تنخواہوں اور دیگر مراعات میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ روپے کی قدر بہت کم ہو گئی ہے۔ کرپشن نے ملک کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اور یہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی۔ وزیر خزانہ اسحاق ڈار کے بقول صرف سوئس بنکوں میں اس وقت پاکستانیوں کا دو سو ارب ڈالر موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک سے لوٹی ہوئی دولت واپس لائی جائے اور تمام کرپٹ عناصر کا مکمل محاسبہ کیا جائے۔

جہاں تک دفاعی اخراجات کا تعلق ہے تو پاکستان کی سالمیت کا تحفظ' بقا اور استحکام ایسی چیزیں ہیں جن کے لیے دفاع کو ہر حال میں مضبوط بنانا ضروری ہے۔ ہمارا واسطہ ایسے مکار دشمن سے ہے جس نے ابھی تک ہمارے وجود کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ اس نے ہمارے وطن کو دولخت کرنے میں بڑا گھناؤنا کردار ادا کیا ہے۔ جب بھی اسے موقعہ ملا اس نے اپنے ناپاک عزائم کو پورا کرنے کی سازش کی اور ملک کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کے لیے ''را'' کے ایجنٹ کارروائیاں کرتے ہیں۔ حال ہی میں بھارتی جاسوس کل بھوشن' بلوچستان سے گرفتار ہوا ہے جو دہشتگردی میں ملوث رہا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے دفاع کو اس قدر مضبوط کر لیں کہ دشمن کو ہماری طرف میلی نظر سے دیکھنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ ایسی صورت میں ہم مسئلہ کشمیر کا آبرومندانہ حل تلاش کر سکیں گے۔ ان دنوں ہماری جواں ہمت فوج دہشتگردی سے نمٹنے کے لیے سراپا ایثار ہے۔ حکومت بھی ملک میں امن وامان کے حالات بہتر کرنے کے لیے مختلف تدابیر بروئے کار لا رہی ہے۔ ضرورت یہ بھی ہے کہ آئندہ بجٹ میں آٹا' گھی' دالیں' تیل' پانی' بجلی' گیس وغیرہ کے نرخوں میں اضافہ نہ کیا جائے تا کہ عوام سکھ کا سانس لے سکیں۔

آخر میں ہم یہ کہنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ملکی معیشت کو سود کی لعنت سے یکسر پاک کیا جائے اور ملک کے نصب العین' کتاب وسنت کی بالا دستی اور اسلامی اقدار کے نفاذ واحیاء کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔ اسی صورت میں پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان بن کر اقوام عالم میں اپنا صحیح مقام حاصل کر سکتا ہے اور ارضی وسماوی آفات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
افضل ترین اعمال اعلیٰ ترین جزاء (خطبہ حرم)	6
تحفظ نسواں بل ..... نقد وتجزیہ اور متبادل حل	10
علم اور معلم کی عظمت	12
علامہ ناصر الدین البانیؒ ..... محدث العصر	14
شعراء تحریک ختم نبوت	16
رد قادیانیت ..... علماء اہل حدیث کی خدمات	18
اسوۂ حسنہ کی حفاظت	19
یادِ رفتگان ..... مولانا عبداللہ گورداسپوریؒ	20
اخبار الجماعۃ	23

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ وی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

بلوچستان میں فساد برپا کرنے والوں کے پیچھے پاکستان دشمن قوتیں ہیں۔ پروفیسر ساجد میر

سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی بلوچستان کے وزیر داخلہ سرفراز بگٹی سے ملاقات' امن وامان کی صورتحال پر تبادلہ خیال

شدت پسندوں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کی وجہ سے امن وامان کی صورتحال ماضی کی نسبت بہتر ہوئی۔ صوبائی وزیر داخلہ

لاہور ..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے بلوچستان کے وزیر داخلہ سرفراز بگٹی سے ملاقات کی جس میں امن وامان کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر پروفیسر ساجد میر نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قدرتی وسائل کی وجہ سے بہت سے ملکوں کی نظریں بلوچستان پر لگی ہوئی ہیں۔ بلوچستان میں فساد برپا کرنے والوں کے پیچھے پاکستان دشمن قوتیں ہیں۔ پاکستان اور بلوچستان کی سلامتی امن سے جڑی ہوئی ہے۔ ملک دشمن عناصر کے عزائم کو مشترکہ کوششوں سے شکست دے کر بلوچستان میں امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ صوبائی وزیر داخلہ نے کہا کہ پسماندہ ترین صوبے کو ایک دہائی سے زائد عرصے سے شورش کا سامنا رہا ہے لیکن حالیہ مہینوں میں یہاں شدت پسندوں اور عسکری تنظیموں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کی وجہ سے امن و امان کی صورتحال ماضی کی نسبت بہتر ہوئی ہے۔ لیکن بلوچستان کو اور محفوظ بنا کر اسے ترقی دی جائے گی کیونکہ اس خطے پر بلوچستان کے عوام اور پاکستان کا حق ہے جس کا تحفظ کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ بھارت اپنی خفیہ ایجنسی را کے ذریعے صوبے میں بدامنی پھیلا رہا ہے جس کے ان کے پاس ثبوت موجود ہیں۔ بلوچستان میں قیام امن کے لیے ناراض اور جلا وطن بلوچ رہنماؤں سے صوبائی رہنماؤں نے ملاقاتیں اور رابطے بھی کیے ہیں اور اس ضمن میں حالیہ ہفتوں میں خاصی پیش رفت بھی دیکھنے میں آئی ہے۔ دریں اثنا پروفیسر ساجد میر نے صوبائی وزیر داخلہ سرفراز بگٹی کے ہمراہ گزشتہ دنوں قلعہ سیف اللہ کے قریب دہشت گردوں کے ہاتھوں بم دھماکے میں شہید ہونے والی مسجد امام بخاریؒ کا دورہ کیا۔ صوبائی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان مولانا علی محمد ابوتراب سمیت درجنوں قبائلی عمائدین اور سیاسی وسماجی شخصیات بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ پروفیسر ساجد میر نے اس موقع پر کہا کہ دین کے نام پر فساد برپا کرنے والے اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔۔ تخریبی کارروائیاں کرنے والے اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ عدم استحکام اور دہشت کی فضا پیدا کرنا ان کا ایجنڈا ہے۔ مسجد شہید کرکے شرپسندوں نے ثابت کیا ہے کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں' کوئی مسلمان اللہ کے گھر کو شہید کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ صوبائی وزیر داخلہ کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں دہشت گردوں کا جینا محال کردیں گے اور آخری دہشت گرد تک پیچھا کریں گے۔ مسجد امام بخاری کو شہید کرنے والے شرپسندوں کے قریب پہنچ چکے ہیں، انہیں گرفتار کرکے دم لیں گے۔ ہماری تمام مذہبی جماعتوں اور گروہوں سے درخواست ہے کہ وہ انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں، شرپسندوں پر کڑی نظر رکھیں، فرقہ واریت اور مذہبی منافرت پیدا کرنے والے عناصر کو اپنی صفوں سے باہر نکالیں۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دیں۔ بلوچستان میں امن کی فضا بحال کرکے رہیں گے۔ ہمیں دھمکیوں اور بزدلانہ حملوں سے ملک وقوم کی خدمت سے کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

سعودی مکتب الدعوہ کے ڈائریکٹر سے اظہار تعزیت

اسلام آباد ..... پاکستان میں تعلیم کے شعبے میں گراں قدر خدمات انجام دینے والے سعودی مکتب الدعوۃ کے ڈائریکٹر الشیخ محمد بن سعدالدوسری سے مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد اور راولپنڈی کے علماء نے ملاقات کی اور ان کی والدہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے سرپرست علامہ عبدالعزیز حنیف اور امیر جمعیت حافظ مقصود احمد کی قیادت میں علماء کے وفد نے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور ان کی والدہ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کی۔ اس کے ساتھ ساتھ پاک سعودی تعلقات کے حوالے سے بھی گفتگو کی اور اس تمنا کا اظہار کیا کہ مستقبل میں پاک سعودی تعلقات میں مزید بہتری آئے گی۔ مکتب الدعوۃ کے ڈائریکٹر نے پاکستان سے اپنی محبت کا ذکر کرتے ہوئے پاکستانی عوام کے جذبہ اسلام کی تعریف کی اور پاکستان کو اپنا دوسرا گھر قرار دیا۔ شرکاء وفد میں چوہدری محمد یوسف سلفی، مولانا عبدالرؤف، قاری ظہیر احمد ہزاروی، ڈاکٹر محمد انور، ڈاکٹر حافظ طاہر محمود، سید عتیق الرحمٰن شاہ محمدی، حافظ محمد الیاس چوہدری، حافظ عابد رشید، مولانا عنایت اللہ، چوہدری محمد ارشد، حافظ محمد شفیق شیخ، چوہدری محمد شفیق، پروفیسر سعید کلیروی، چوہدری محبوب احمد، ڈاکٹر محمد رفیق بھٹی اور قاری محمد صدیق شامل تھے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
ساہلیوال کالونی میاں چنوں ضلع خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

نماز قصر کی علت اور حکمت

سوال آج کل جب ہم سفر کرتے ہیں تو ذرائع سفر کے آرام دہ ہونے کی بناء پر ہمیں سفر کا احساس نہیں ہوتا۔ مثلاً ہوائی سفر انتہائی آرام دہ اور جلدی طے ہو جاتا ہے کیا ایسے حالات میں بھی نماز قصر کی جا سکتی ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

جواب قرآن کریم میں نماز قصر کی وجہ سفر کو ٹھہرایا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب تم سفر کے لیے نکلو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر تم نماز میں اختصار کر دو۔'' (النساء:۱۰۱) احادیث میں مسافت کی تعیین بھی کی گئی ہے جو نماز قصر کا باعث ہے۔ چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص جناب یحییٰ بن یزید نے آپ سے نماز قصر کے لیے مسافت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین میل یا تین فرسخ کا سفر کرتے تو نماز قصر فرماتے۔'' (مسلم، صلوٰۃ المسافرین:۶۹۱)

واضح رہے کہ حدیث میں تین میل کی بجائے تین فرسخ مراد لینا زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ اس میں تین میل بھی آ جاتے ہیں۔ پھر ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ مسافت اگر نو میل ہو تو اپنے شہر یا گاؤں کی حد سے نکل کر نماز قصر کی جا سکتی ہے۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ نو میل سے مراد حجازی ہیں، حجازی میل دو ہزار چھ صد پچیس گز کا ہوتا ہے جبکہ ہمارے ہاں برطانوی میل ایک ہزار سات صد ساٹھ گز کا ہے۔ نو میل حجازی کی مقدار موجودہ نظام کے مطابق تقریباً بائیس کلومیٹر بنتی ہے، اس مسافت پر نماز قصر کی جا سکتی ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ مسافر کو تنگی اور مشقت سے محفوظ رکھا جا سکے۔ چونکہ نماز قصر کی علت اور وجہ ایک محدود مسافت ہے جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے لہٰذا جب بھی مسافت شرعی موجود ہو گی وہاں نماز قصر کا حکم ہو گا خواہ وہ کتنی ہی پر آرام کیوں نہ ہو۔ اگر مسافت شرعی سے کم سفر ہو وہاں نماز قصر نہیں کی جا سکے گی خواہ وہ کتنی ہی پر مشقت کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ یہاں قصر کی علت موجود نہیں۔ اسے ایک مثال سے آسانی کے ساتھ سمجھا جا سکتا ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ شہروں میں بڑے بڑے چوک آتے ہیں وہاں ٹریفک کنٹرول کرنے کے لیے سبز اور سرخ بتیاں ہوتی ہیں، سرخ بتی، گاڑی رک جانے کی علامت ہے، اس کی حکمت یہ ہے کہ گاڑیوں کا ٹکراؤ نہ ہو، اب جہاں سرخ بتی جل رہی ہو گی وہاں گاڑی کا روکنا ضروری ہے۔ اگرچہ وہاں تصادم یا ٹکراؤ کا اندیشہ نہ ہو۔ علت اور حکمت میں یہی فرق ہے، جس مقام پر نماز قصر کی علت، شرعی مسافت ہو گی وہاں نماز قصر پڑھنا ہے، خواہ وہ مسافت کتنی آرام دہ ہو، جیسا کہ ہوائی سفر ہوتا ہے۔ اور جہاں علت قصر یعنی شرعی مسافت نہیں ہو گی جیسا کہ دو تین میل دشوار گذار پہاڑی سفر ہو وہاں نماز قصر نہیں پڑھی جائے گی اگرچہ پر مشقت سفر ہے لیکن شرعی مسافت نہیں۔ واللہ اعلم!

تمام مساجد میں ایک ہی وقت اذان

سوال وزارت مذہبی امور پاکستان کا پروگرام ہے کہ اسلام آباد کی تمام مساجد میں ہی ایک وقت اذان دی جائے اسے اتحاد اور یک جہتی کی علامت قرار دیا جا رہا ہے۔ کیا شریعت میں اس امر کی گنجائش ہے کہ تمام مساجد میں ایک ہی وقت اذان دی جائے؟

جواب وزارت مذہبی امور اور پاکستان کی طرف سے اتحاد و یکجہتی کا جذبہ نہایت قابل قدر اور لائق تعریف ہے، لیکن ہمارے یہاں مختلف مکاتب فکر پائے جاتے ہیں، ان میں فکری ہم آہنگی انتہائی ضروری ہے۔ فکری ہم آہنگی کے بغیر تمام مساجد میں ایک ہی وقت میں اذان دینے سے اتحاد و یکجہتی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔ ہمارے رجحان کے مطابق درج ذیل آیات کو محور بنا کر مختلف مسالک میں فکری ہم آہنگی پیدا کی جائے:

- اختلاف کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ قطعی ہو گا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔'' (الشوریٰ:۱۰)
- متنازعہ امور میں قرآن و سنت کی طرف رجوع کیا جائے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر کسی معاملہ میں تمہارے درمیان نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دو۔'' (النساء:۵۹)
- پیروی صرف اس امر کی ہونا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو۔'' (الاعراف:۳)

اگر مذکورہ بالا آیات کو محور بنا کر اتحاد و یکجہتی کی کوشش کی جائے تو امید ہے کہ یہ کوشش سود مند اور ثمر آور ثابت ہوگی بصورت دیگر اختلافات میں مزید اضافہ ہوگا۔

پھر تمام مساجد میں بیک وقت اذان دینے سے مسائل حل نہیں ہوں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایسا نہیں تھا کہ مدینہ طیبہ کی تمام مساجد میں ایک ہی وقت میں اذان ہوتی تھی بلکہ مختلف مساجد میں اذان اور جماعت میں تھوڑا فرق تھا۔ جیسا کہ درج ذیل واقعات سے معلومات ہوتا ہے:

- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نماز عشاء رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ادا کرتے پھر اپنی قوم کے ہاں تشریف لاتے اور انہیں نماز عشاء پڑھاتے۔'' (بخاری' الاذان: ۷۱۱)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بنی سلمہ کی مسجد کے امام تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عشاء باجماعت ادا کرتے' پھر اپنی قوم کی امامت کراتے تھے۔'' (فتح الباری: ج ۲' ص ۲۵۶)

- سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا تو ایک شخص نے مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز عصر ادا کی پھر وہ نکلا اور انصار کے پاس سے گزرا جو نماز عصر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ادا کر رہے تھے تو اس نے کہا: ''وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی ہے اور آپ ﷺ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا ہے۔''

چنانچہ یہ سن کر وہ لوگ کعبہ رخ ہو گئے' حالانکہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔ (بخاری' اخبار الاحاد: ۷۲۵۲)

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ایسا کرتے تھے کہ اپنی مسجد میں نماز باجماعت فوت ہو جاتی تو وہ دوسری مساجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ جیسا کہ درج ذیل واقعات سے معلوم ہوتا ہے:

- سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ اگر اپنی مسجد میں نماز باجماعت ادا نہ کر سکتے تو دوسری مساجد کا رخ کرتے اور وہاں باجماعت نماز ادا کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳' ص ۲۰۵)
- سیدنا اسود رضی اللہ عنہ کی نماز باجماعت رہ جاتی تو آپ کسی دوسری مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرتے۔ (بخاری' الاذان' باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ: ۳۰)
- سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ اگر کسی مسجد میں جاتے جہاں جماعت ہو چکی ہوتی تو آپ کسی دوسری مسجد کی اذان سنتے تو وہاں جا کر نماز باجماعت ادا کرتے۔ (مصنف عبدالرزاق: ج ۱' ص ۵۱۵)

ان احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ قرون اولیٰ میں اذان دینے کا ایک وقت نہیں تھا بلکہ مختلف مساجد میں اذان دینے کے اوقات بھی مختلف ہوتے تھے' اس لیے تمام مساجد میں ایک وقت اذان دینا محل نظر ہے۔ واللہ اعلم!

اذان مغرب بلاوجہ مؤخر کرنا

سوال وزیر مذہبی امور پاکستان نے نظام اقامت صلوٰۃ کے متعلق علماء سے رائے لی ہے' علماء نے میٹنگ کرنے کے بعد نماز مغرب کے متعلق یہ فیصلہ دیا ہے کہ غروب آفتاب کے پانچ منٹ بعد اذان دی جائے البتہ رمضان میں افطاری سائرن پر ہوگی' کیا یہ فیصلہ کتاب وسنت کے مطابق ہے؟

جواب ہماری مساجد میں جو اذان دی جاتی ہے یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے' نماز مغرب کی اذان کا وقت غروب آفتاب ہے جیسا کہ متعدد احادیث سے ثابت ہے چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز مغرب اس وقت پڑھاتے جب سورج غروب ہو جاتا۔'' (بخاری' مواقیت الصلوٰۃ: ۵۶۰)

اسی طرح سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز مغرب اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا۔ (بخاری' مواقیت الصلوٰۃ: ۵۶۰)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں نمازوں کے لیے جو نظام اوقات جاری کیا تھا اس کے مطابق نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب کو قرار دیا گیا۔ (موطا امام مالک' مواقیت الصلوٰۃ: ۶۰)

ان واضح نصوص کی موجودگی میں نماز مغرب کے لیے اذان کو بلاوجہ پانچ منٹ دیر کرنا اللہ کے دین میں مداخلت ہے۔ پھر افطاری کے لیے اذان کی بجائے سائرن کی آواز کا انتخاب بھی سخت محل نظر ہے۔ جبکہ قرون اولیٰ سے لے کر اب تک رمضان المبارک میں افطاری' اذان کہنے سے ہوتی آ رہی ہے۔ اب اذان کے بجائے سائرن بجانا' ایک بہتر چیز کی بجائے گھٹیا چیز کا انتخاب کرنا ہے۔ جیسا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: ''کیا تم ایک بہتر چیز کے بجائے گھٹیا درجے کی چیز لینا چاہتے ہو۔'' (البقرہ: ۶۰)

ہمارے رجحان کے مطابق جب سورج غروب ہو جائے تو نماز مغرب کے لیے اذان دینا ہی مسنون عمل ہے اور اسی پر روزہ افطار کرنا چاہیے۔ اذان کو بلاوجہ مؤخر کرنا اور اس کے بجائے سائرن پر روزے افطار کرنا ہمارے نزدیک درست نہیں۔ واللہ اعلم!

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالمحسن قاسم حفظہ اللہ

افضل ترین اعمال اعلیٰ ترین جزاء

مترجم —— جناب عبدالقیوم عبدالستار
نظرثانی —— جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ —— 29 جمادی الثانی 1437ھ/ 08 اپریل 2016ء

حمد وثناء کے بعد

مسلمانو! جس طرح تخلیق و تدبیر میں اللہ تعالیٰ منفرد واکیلا ہے اسی طرح انتخاب اور فضیلت عطا کرنے میں بھی وہ اکیلا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝﴾

''تیرا رب پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور (وہ خود اپنے کام کے لیے جسے چاہتا ہے) منتخب کر لیتا ہے، یہ انتخاب ان لوگوں کے کرنے کا کام نہیں۔ اللہ پاک ہے اور بہت بالاتر ہے اُس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔'' (القصص)

اللہ تعالیٰ اپنے کامل علم کی وجہ سے جسے چاہے خصوصی فضیلت عطا فرما دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا کسی کو منتخب کر کے خاص الخاص بنانا یہ اس کی ربوبیت، وحدانیت اور کامل حکمت و قدرت کا ثبوت ہے۔ جیسا کہ کائنات کے کاموں کیلئے اس نے اپنی ساری مخلوق میں سے فرشتوں کو منتخب فرمایا، انہیں نور سے پیدا کیا اور اپنی بادشاہت کے کاموں کی باگ ڈور انہی کے سپرد کر دی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝﴾ (التحریم)

''وہ کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔''

پھر اللہ رب العزت نے اولاد آدم کو عزت سے نوازا اور انہی میں سے انبیاء کرام اور رسول منتخب فرمائے' خصوصاً ہمارے پیارے پیغمبر محمد ﷺ کو انہی میں سے چن لیا اور آپ ﷺ کو اپنے خصوصی فضل و احسان سے نوازا۔ آپ ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ نے اولادِ آدم کا سردار اور معزز ترین انسان بنایا، رسول گرامی ﷺ باقی تمام انبیاء کرام اور رسولوں سے بھی افضل ہیں۔ آپ ﷺ کے صحابہ باقی انبیاء و رسل کے ساتھیوں اور حواریوں سے بہتر تھے، ایک مثالی دور کے باشندے تھے، صحابہ کرام جیسا نہ کوئی پہلے آیا نہ اب آئے گا۔ بخاری و مسلم میں حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بہترین لوگ میرے دور کے ہیں، پھر دوسرا درجہ ان کے بعد والوں کا ہے اور جو ان کے بعد ہوں گے وہ بھی بہتر ہیں۔''

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''صحابہ کرام فقہ، علم، دین اور ہدایت میں ہم سے بہت بہتر تھے، ان سے علم حاصل کیا جاتا رہا اور لوگوں نے ان کے توسط سے راہِ حق اختیار کی۔ صحابہ کرام کی آراء ہماری آراء سے بہتر ہیں۔ یہ امت 700 امتوں میں سے آخری امت ہے۔ یہ باقی تمام امتوں سے بہتر امت ہے۔ اہل جنت کی 120 صفیں ہوں گی جن میں سے 80 اس امت کی صفیں ہوگی اور باقی 40 صفیں دوسری تمام امتوں کی۔

جنت کی افضل ترین نعمتوں میں سے ایک اہم ترین نعمت دیدار الٰہی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں اللہ تعالیٰ اپنے چہرے سے حجاب ہٹائیں گے، جنتیوں کے لیے اس دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی۔

اللہ کے ہاں معزز ترین وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ کے قریب سے دو آدمی گزرے ان میں سے ایک غریب اور فقیر مسلمان تھا اور دوسرا قوم کا سردار۔ نبی ﷺ نے غریب آدمی کے متعلق فرمایا: ''یہ قوم کے سردار سے کہیں بہتر ہے۔''

جنت ایک بڑی باوقار مہمان نوازی ہے جو اللہ نے اپنے مومن بندوں کے لیے تیار کی ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے: جنت میں ایک کوڑا رکھنے کے بقدر جگہ دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ جنت کا بہترین حصہ جنت الفردوس ہے۔ کیونکہ یہ جنت کا بلند ترین مقام ہے اور جنت کی نہریں وہیں سے نکلتی ہیں اور اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

جنت کی افضل ترین نعمتوں میں سے ایک اہم ترین نعمت دیدار الٰہی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں اللہ تعالیٰ اپنے چہرے سے حجاب ہٹائیں گے، جنتیوں کے لیے اس دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھی فضیلت والے کافی مقامات بنائے ہیں، ان میں افضل ترین مقام وہ جگہ ہے جہاں پر بندہ رضائے الٰہی اور قربت الٰہی حاصل کر لے، مکہ مکرمہ بہترین گوشۂ زمین ہے اور اللہ کو بھی بہت محبوب ہے۔ یہ حرمت والا شہر ہے اور یہی مسلمانوں کا قبلہ بھی ہے۔ مسجد حرام زمین کی سب سے پہلی مسجد ہے، اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب باقی مساجد کی ایک لاکھ نماز سے زیادہ ہے۔ اسی شہر میں مناسک حج ادا کئے جاتے ہیں جن کی ادائیگی کیلئے دنیا کے ہر کونے سے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔

مدینہ منورہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کا مقام ہے، یہ حرمت والا شہر ہے۔ مدینہ کی برکت مکہ سے دگنی ہے۔ یہاں پر رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے، جس میں ایک نماز کا ثواب باقی مساجد کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے۔

مدینہ منورہ میں مسجد قباء بھی واقع ہے، جو آدمی اپنے گھر سے باوضو ہو کر مسجد قباء میں آ کر دو رکعت نفل ادا کرے اس کے لیے ایک عمرے کا ثواب ہے۔

اسی طرح مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا قبلہ اول ہے، یہ مسجد رسول اللہ ﷺ کی معراج کے موقع پر مقام سیر بھی تھی۔

ثواب کی نیت سے صرف ان تین مساجد کی طرف ہی سفر کیا جا سکتا ہے۔ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی۔ مسلم شریف میں روایت ہے کہ زمین پر اللہ کو محبوب ترین

مقام مسجدیں ہیں، جبکہ ناپسندیدہ مقامات بازار ہیں۔

یاد رکھو! ایسے مقامات جہاں پر ذکر الٰہی کیا جاتا ہے، وہ جنت کے باغیچے ہیں۔ مسلم شریف میں حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کی تلاوت کرے، ایک دوسرے کو قرآن سکھائیں تو ان پر اللہ کی طرف سے سکون اور اطمینان نازل ہوتا ہے۔ رحمت الٰہی ان کا احاطہ کر لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے ہاں فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

یہ زمانہ اور ہماری زندگی کا یہ وقت آخرت کی تیاری کیلئے ہمیں دیا گیا ہے، عقلمند تو وہ ہے جو اپنی ان سانسوں کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس وقت سے بھرپور فائدہ اٹھائے۔ مہینوں میں افضل ترین مہینہ رمضان کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں اور اسی ماہ میں قرآن کو نازل فرمایا ہے۔ اسی طرح حرمت والے مہینوں کی اللہ کے ہاں بے پناہ قدرو منزلت ہے' ان مہینوں میں ارتکاب گناہ اللہ کو بہت ہی ناپسند ہے۔

دنوں میں افضل ترین دن یوم نحر یعنی قربانی کا دن پھر یوم عرفہ ہے۔ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے گئے نیک اعمال اللہ کو بہت ہی پسند ہیں اور بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ جمعے کے دن ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اس میں اگر بندہ نماز پڑھے اور اللہ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

رمضان المبارک کی آخری دس راتیں بہت ہی بابرکت ہیں۔ سال کی بہترین رات قدر والی رات ہے اور لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے افضل رات ہے۔

رات کا آخری حصہ انتہائی قیمتی لمحات میں شمار ہوتا ہے۔ ان لمحات میں باری تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتا ہے اور اپنے بندوں سے اظہار محبت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

''کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کر لوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کر دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگے اور میں اس کے تمام گناہ معاف کر دوں۔'' (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ قول اور عمل کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ﴾ (فاطر: 10)

''اُس کے ہاں صرف پاکیزہ چیز ہی اوپر چڑھتی ہے اور عمل صالح ہی اس کو اوپر چڑھاتا ہے۔''

بندے کے نیک اعمال اللہ کے ہاں ذخیرہ ہو رہے ہیں۔ انہی اعمال کی بدولت بندہ خوش بختی، نجات اور کامیابی حاصل کرے گا۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے کئے گئے اعمال سے زیادہ نوازے گا۔ جو بندہ فرائض و نوافل کا اہتمام کر کے قربت الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ فرائض میں سب سے اہم اور بڑا فرض یہ ہے کہ بندہ ذات الٰہی پر سچا ایمان اور پختہ یقین کر لے۔

بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ افضل ترین عمل کون سا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا۔''

بندے کے نیک اعمال اللہ کے ہاں ذخیرہ ہو رہے ہیں۔ انہی اعمال کی بدولت بندہ خوش بختی، نجات اور کامیابی حاصل کرے گا۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے کئے گئے اعمال سے زیادہ نوازے گا۔

دلوں میں سب سے خوبصورت اور بہترین دل قلب سلیم ہے کہ جس کے درست ہونے سے انسانی جسم کے تمام اعضاء درست رہتے ہیں۔

آخرت کے دن مال اور اولاد کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے اور اس دن کامیاب وہی ہو گا جو اللہ کے ہاں قلب سلیم لے کر آیا۔ سلف صالحین اس لئے سبقت لے گئے کہ انہوں نے اپنا باطن بھی درست کر لیا تھا۔

ابوبکر المزنی کہتے ہیں کہ تمام صحابہ کرام سے سبقت لے جانے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز اور روزے سے سبقت نہیں لے گئے تھے بلکہ یہ مقام انہوں نے دل کی اصلاح سے حاصل کیا تھا۔ اہل علم کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں محبت الٰہی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور وہ اللہ کی مخلوق کے بہت خیر خواہ تھے۔

خلوص دل سے عبادت الٰہی کرنا ہر بھلائی اور کامیابی کی بنیاد ہے۔ بہترین ہدایت ''ہدایت مصطفیٰ'' ہے۔ آپ ﷺ کی ہدایت کی پیروی عمل کی قبولیت اور برکت کا سبب ہے۔

کلمہ توحید اسلام کا شعار اور جنت کی کنجی ہے۔ اس کلمہ میں سارے کا سارا دین سما جاتا ہے اور یہ ایمان کا افضل اور اعلیٰ ترین حصہ ہے۔ بخاری و مسلم میں حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایمان کی 70 سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سب سے بہترین شاخ کلمہ توحید ہے۔

رضائے الٰہی کیلئے محبت اور عداوت رکھنا دین اور اس دین کے ماننے والوں کے لیے قلعے کی حیثیت رکھتا ہے۔

جس نے اللہ کی خاطر محبت کی، اللہ کی خاطر عداوت کی، اس کا ایمان مکمل ہو گیا اور اس کے ذریعے سے محبت الٰہی اور دین کی مٹھاس بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

نماز بندے اور رب کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہے۔ یہ انسان کا افضل اور پاکیزہ ترین عمل ہے۔ یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے اور اس کا مضبوط ستون ہے۔ یہی نماز مسلمانوں اور کافروں کے درمیان فرق کرنے والی چیز ہے۔ نماز کو مسجد میں باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے 27 درجے بہتر ہے۔ نماز میں سب سے زیادہ اجر کے مستحق وہ لوگ ہیں جو اس کے لئے زیادہ قدم چل کر آتے ہیں۔ مردوں کی بہترین صفیں پہلی صفیں ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں۔

سب سے بہترین نماز وہ ہے جس میں لمبا قیام کیا جائے اور بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب حالت سجدہ میں ہوتا ہے اور خواتین کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے لیکن فرض نماز اس کی بھی مسجد میں بہتر ہے۔

فرض نمازوں کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کو پڑھی جانے والی نماز یعنی تہجد کی نماز ہے۔ اللہ کو محبوب ترین قیام اللیل داؤد علیہ السلام کا ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے تھے، پھر رات کا ایک تہائی حصہ قیام کرتے تھے۔ فجر کی دو رکعتیں دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہیں۔ اور صدقہ و خیرات کرنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ بجھا دیتا ہے۔ صدقہ کرنا ایمان کی

دلیل اور عمدہ عمل ہے۔ نبی ﷺ سے بہترین اسلام کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کرتے ہوئے کھانا کھلانا اور ہر جانے انجانے شخص کو سلام کرنا۔ (بخاری و مسلم)

بہترین صدقہ وہ ہے جو اس حالت میں کیا جائے کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلے اور دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ مخفی صدقہ کرنا ظاہری صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں ریاکاری کا شبہ نہیں ہوتا۔ اگر صدقہ کے اظہار میں کوئی مصلحت ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً اسے دیکھ کر لوگوں میں صدقہ کا شوق پیدا ہو جائے اور ایسے سات خوش نصیب جنہیں عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا ان میں ایک وہ ہوگا جس نے چھپا کے صدقہ کیا اور یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

تنگدست کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور جس نے کسی سے قرض لیا اور وہ قرض چکانے کا ارادہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے۔ سب سے بہترین وہ مقروض ہیں جو اچھے طریقے سے قرض ادا کر دیں۔ روزہ آگ سے ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔ روزہ دار کے منہ سے آنے والی مہک اللہ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ ماہِ رمضان کے بعد افضل ترین روزے ماہِ محرم کے ہیں۔ نفلی روزوں میں اللہ تعالیٰ کو صوم داؤدی پسند ہیں' وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ عمرہ کرنا ایک عمرے سے دوسرے عمرے کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ حج مبرور کی جزا تو صرف جنت ہی ہے اور عمدہ ترین حج تمتع ہے ایسے آدمی کے لیے جو قربانی ساتھ لے کر نہیں آیا۔ دورانِ حج حلق کروانا قصر کروانے سے بہتر ہے۔ قربانی والے دن قربانی ذبح کرنے سے زیادہ افضل عمل اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

شام یا صبح کا ایک پہرہ اللہ کی راہ میں صرف کرنا دنیا میں سے بہتر ہے، ایک دن اور رات کا پہرہ ایک مہینے کے روزوں اور قیام کرنے سے بہتر اور افضل ہے اور دنیا یا جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔ یہ بھی جان لو کہ علم عمل سے پہلے ہے' علم امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علماء اور جاہلوں کو برابر قرار نہیں دیا بلکہ ان میں فرق ہے۔ علم کی فضیلت عبادت گزار پر اسی طرح ہے جیسے چاند کو تمام ستاروں پر برتری حاصل ہے۔

لوگ مختلف طبیعتوں کے مالک ہوتے ہیں' اگر یہ دین میں فہم حاصل کر لیں تو جو لوگ جاہلیت میں افضل ہیں، وہی اسلام میں بھی بہترین ہو جاتے ہیں، مخلوق میں بہترین وہ لوگ ہیں جو قرآن کو سیکھیں یا سکھائیں۔ سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''طلب علم سے افضل عمل کوئی نہیں ہوسکتا بشرطیکہ نیت خالص ہو۔''

انسانی زبان کی افضل ترین جنبش ذکر الٰہی ہے۔ ذکر الٰہی میں افضل ترین ذکر اللہ رب العالمین کے کلام قرآن مجید کا ہے اور یہ کتاب آسمانی کتابوں میں افضل ترین کتاب ہے۔

انسان زبان کی افضل ترین جنبش ذکر الٰہی ہے۔ ذکر الٰہی میں افضل ترین ذکر اللہ رب العالمین کے کلام قرآن مجید کا ہے اور یہ کتاب آسمان کتابوں میں افضل ترین کتاب ہے۔

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جس نے دن میں 100 مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر پڑھ لیا، اس سے بہتر عمل تو کسی کا نہیں ہوسکتا سوائے اس آدمی کے جو یہی عمل زیادہ مرتبہ کر لے۔''

اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمہ ''سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' ہے۔

مسلم شریف میں حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ کلمہ مجھے روئے زمین کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔''

دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان ہیں، میزان میں وزنی ہیں، رحمن کو بہت محبوب ہیں اور وہ یہ ہیں: سبحان اللہ و بحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔ دعوت و تبلیغ انبیاء کرام کا شیوہ ہے۔ اللہ کی طرف بلانے والے انسان کی بات سے کوئی بات افضل نہیں ہوسکتی۔ اسی عمل کی وجہ سے امت محمدیہ کو بہترین امت قرار دیا گیا ہے۔ اگر کسی کے ذریعے سے ایک آدمی بھی راہِ راست پر آجائے تو یہ اس کیلئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ جو راہِ حق کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے اس کیلئے بھی اتنا اجر و ثواب ہے جتنا اس کی دعوت پر عمل کرنے والے لوگوں کو ملے گا۔

دعوت و تبلیغ میں سب سے اہم اور بنیادی چیز توحید الٰہی اور عبادت ہے، اسی طرح لوگوں کو شرک سے بچانا اور خدا کی ناراضی سے بچانا بھی اہم ترین دعوت ہے۔

لوگوں کی آپس میں صلح کروانا قربت الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی عمل سے آپس میں محبت اور پیار بڑھتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لیے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لیے کسی سے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایسا کرے گا اُسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے۔'' (النساء:411)

اس عمل کے مفید ترین ہونے کیوجہ سے اس پر عمل کرنیوالا شخص روزہ دار، نمازی اور سخاوت کرنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے بھی افضل عمل نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا ضرور بتلایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کی آپس میں صلح کروانا (نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی افضل عمل ہے۔)

انسان پر ضروری ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے، اس کی مخلوق سے نیکی کرے، حسن سلوک اور نیکی کے سب سے زیادہ حق دار والدین ہیں۔ حقوق العباد میں والدین کی خدمت اہم ترین عمل ہے اور ایمان لانے کے بعد یہ افضل ترین عمل ہے۔ والدین کے بعد تمام قریبی پھر زیادہ قریبی رشتہ دار حسن سلوک کے مستحق ہیں۔

لوگوں سے میل جول رکھنے والا مومن آدمی جو لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں کو برداشت کر کے ان پر صبر کرتا ہے، وہ ایسے مسلمانوں سے بہت بہتر ہے جو نہ تو ان سے میل جول رکھتا ہے اور نہ ہی ان سے ملنے والی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔ لوگوں میں بہترین آدمی وہ ہے جو

ان کے لیے مفید ہو اور ان سے حسن سلوک کرتا ہو۔ جو اپنے لیے چاہتا ہے وہی دوسروں کیلئے پسند کرتا ہے اور ان سے خیر خواہی کرتے ہوئے ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔ بہترین اور کامل ایمان والا آدمی وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے اندر افضل ترین وہ لوگ ہیں جن کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔

روزِ قیامت انسان کے نامہ اعمال میں وزنی ترین عمل اس کا حسن اخلاق ہوگا۔

بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوستوں کے لیے بہتر ہے۔ اچھا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کے لیے اچھا ہے۔ بہترین حاکم وہ ہیں جو تم سے محبت کریں اور تم ان سے محبت کرو، لوگوں میں بہترین وہ ہیں جو اپنے اہل خانہ کے لیے بہتر ہیں۔

اللہ کو محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر عمل پیرا ہونے والا آدمی اسے مستقل مزاجی سے سرانجام دے اگرچہ وہ عمل چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ مستقل مزاجی سے کیا گیا تھوڑا عمل کبھی کبھار کی گئی بڑی نیکی سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

اللہ کے نزدیک بہترین دین دینِ حنیف ہے جس میں آسانی ہی آسانی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اگر دو کاموں میں کسی ایک کے انتخاب کا حکم دیا جاتا تو آپ ﷺ ان دونوں میں سے آسان کا انتخاب فرماتے' جب تک اس میں خدا کی نافرمانی نہ ہوتی، اگر اس میں اللہ کی نافرمانی کا شائبہ بھی پایا جاتا تو آپ ﷺ اس کام سے سب سے زیادہ دور ہوتے تھے۔

طاقت ور، مضبوط اور بااثر مومن ایک ناتواں اور کمزور عمل والے مومن کی نسبت اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔

جب ارتکاب گناہ کے وسائل بڑھ جاتے ہیں تو طاقتور مومن کی ثابت قدمی میں تقویت آ جاتی ہے اور وہ عرش الٰہی کا سایہ حاصل کرنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو ایک خوبصورت اور منصب والی عورت دعوت گناہ دے اور وہ جواب دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں تو اس کیلئے عرش الٰہی کا سایہ ہوگا۔''

مشکل ترین حالات میں صبر کر کے احکاماتِ شریعت کی پابندی کرنیوالے کو پچاس صحابہ کرام کے برابر ثواب ملے گا، مگر صحابہ کرام کے شرف صحبت کا مقام اس سے زیادہ ہے۔ پرفتن حالات میں ثابت قدمی سے عبادت کرنیوالے کو نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے والے کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔ فتنے ایسی آزمائش ہیں ان میں بیٹھا آدمی کھڑے ہوئے آدمی سے بہتر ہے ان فتنوں سے اپنے آپ کو بچانا ہی سلامتی ہے۔

دنیا محنت کوشش کی جگہ ہے، انسان کی عمدہ ترین کمائی اس کی محنت کی کمائی ہے۔ سب سے بہترین نوالہ وہ ہے جو وہ اپنی محنت کی کمائی سے کھاتا ہے۔ یہی پاکیزہ ترین نوالہ ہے۔ یہ ایسا بہترین نوالہ ہے جو وہ اپنی اولاد کو بھی کھلاتا ہے۔

انسان محنت کرے، رسی اٹھائے، لکڑیاں کاٹے، انہیں بیچ کر اپنا پیٹ بھرے یہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگنا شروع کر دے اور لوگ چاہیں تو اسے کچھ دے دیں یا نہ دیں۔ ساری دنیا ساز و سامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان انسان کی نیک بیوی ہے۔

بہترین نکاح وہ ہے جو آسانی سے بغیر مشقت کے ہو۔ ایسے نکاح میں برکت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ کو محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں اور سب سے سچے نام حارث اور ہمام ہیں۔ افضل ترین چیز جس سے سفید بالوں کو رنگا جائے وہ مہندی ہے۔

بہترین دوا اور علاج سینگی ہے۔ بہترین اور افضل ترین پانی زمزم ہے۔ یہ بابرکت پانی بھوکے کیلئے کھانا اور بیمار کیلئے شفا ہے۔

اے اہل اسلام! مومن ہمیشہ افضل، اعلیٰ، مکمل اور بہترین اعمال کا متلاشی رہتا ہے۔ مومن ہمیشہ ذات الٰہی پر حسن ظن رکھتا ہے۔ جو ذاتِ الٰہی پر حسن ظن رکھے اللہ اسے کبھی رسوا نہیں کرتا' اسے کبھی شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ جو آدمی مختلف قسم کے پسندیدہ اعمال سرانجام دیتا رہے اور اعلیٰ ترین اعمال کرتا رہے تو دنیا اور آخرت میں اسے ملنے والی نعمتوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جو آدمی ہر قسم کی نیکی کر کے اجر و ثواب حاصل کرتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو صرف ایک قسم کی نیکی کر کے باقی نیکیوں سے محروم رہے۔

اظہارِ تشکر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے زیر اہتمام ڈویژنل بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس فیصل آباد کی شاندار' تاریخی اور فقید المثال کامیابی پر ہم اللہ کے حضور سربسجود ہیں اور فرمان مصطفیٰ ﷺ "ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" کے مصداق مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس فیصل آباد ڈویژن کے تمام ضلعی/شہری/تحصیلی عہدیداران' علمائے کرام وکارکنان اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے اساتذہ کرام وطلبہ کے بھی شکر گزار ہیں جن کی شبانہ روز محنت اور جدوجہد سے بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوئی۔

مولانا محمد نعیم بٹ	.....	سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب
پروفیسر حافظ عبدالستار حامد	.....	امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب
میاں محمود عباس	.....	ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

دوسرا خطبہ

اے اہل اسلام! خوش قسمتی اور دل کی پاکیزگی قربت الٰہی تلاش کرنے میں ہے۔ اطاعت الٰہی سے اللہ کی محبت اور اللہ کیلئے محبت دونوں مل جاتی ہیں۔ یہ دنیا دارالعمل ہے' یہ ایک میدان ہے جس میں ایک مقابلہ جاری ہے۔ توفیق الٰہی سے ہمکنار آدمی اپنی وفات سے پہلے پہلے نیک اعمال کی جلدی کرتا ہے۔ ان جلدی کرنیوالوں کا مقابلہ کیجئے۔ ہمیشہ سستی اور کاہلی کو ہی اپنا کر اوڑھنا بچھونا نہ بنائیے۔ اطاعت والے کام ضرور انجام دیں اور افضل واعلیٰ ترین اعمال کی کوشش میں لگ جائیے۔

اے اللہ! دنیا کے ہر کونے میں مسلمانوں کے احوال بہتر فرما۔ اے اللہ! ان کے گھروں کو امن وامان کا گہوارہ بنا۔ اے اللہ! انہیں اپنے دین کی طرف اچھے طریقے سے لوٹا دے۔ اے اللہ اے عزت وجلال والے رب ان کی صفوں کو متحد فرما۔ اے اللہ! ہمارے فرماں روا کو اپنی ہدایت سے نواز۔ اس کے اعمال کو اپنی رضامندی میں شامل فرما۔ اے اللہ! اے عزت وجلال والے رب! تمام مسلم حکمرانوں کو کتاب اللہ پر عمل کرنے والا بنا اور انہیں نفاذ شریعت کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

تحفظ نسواں بل

نقد و تجزیہ

تحریر
جناب حافظ صلاح الدین یوسف

تحفظ نسواں بل ۲۰۱۶ء پنجاب کی صوبائی اسمبلی سے جب سے پاس ہوا ہے اس کی مخالفت اور حمایت نہایت شد و مد سے جاری ہے۔

مخالفت کرنے والے بلا تفریق مسلک و مشرب علمائے کرام اور تمام دینی جماعتیں ہیں۔ کسی بھی مذہبی مکتب فکر کی حمایت اس کو حاصل نہیں۔

حمایت کرنے والے کون ہیں؟ ایک تو اس کے بنانے والے اور وہ ہیں وزیر اعلیٰ پنجاب کے امن وامان سے متعلق خصوصی یونٹ' خواتین کے حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیمیں' انسانی حقوق کے کارکن اور پنجاب اسمبلی کی خواتین ارکان۔ (روزنامہ ''نوائے وقت'' ۲۱ مارچ ۲۰۱۶ء مضمون شہزاد خالد)

ان میں دیکھ لیجیے' ایک بھی عالم دین یا ایسی شخصیت نہیں جسے علوم دینیہ میں مہارت یا کم از کم ضروری شناسائی ہی ہو۔

حمایت کرنے والوں کی دوسری قسم وزراء' و دیگر وابستگان حکومت اور ان اراکین اسمبلی پر مشتمل ہے جنہوں نے کچھ عرصہ قبل تعلیمی اداروں میں رقص و سرود کی محفلوں کے انعقاد کے خلاف پاس ہونے والے بل کی مخالفت کر کے اس کو ختم کروا دیا تھا اور ان حیا باختہ پروگراموں اور بے ہودگیوں کو جاری رکھنے پر اصرار کیا اور اس ''حق'' کو تسلیم کروایا۔ اس سے ان اراکین کی اسلام سے وابستگی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

تیسری قسم ان خواتین کی ہے جنہوں نے این جی اوز (غیر سرکاری تنظیمیں) قائم کر رکھی ہیں جن کا مقصد ہی مسلمان عورت کو بے پردہ کر کے اور بے حیا بنا کر مردوں کے دوش بدوش کھڑا کرنا ہے تا کہ اسلامی معاشرہ اپنی اسلامی خصوصیات سے محروم ہو کر مغربی تہذیب کو اپنا لے۔

اسلامی معاشرے کی اصل خصوصیت کیا ہے؟ عورت تعلیم کے ساتھ ساتھ حیا و عفت کے جذبہ و تصور سے آراستہ ہو اور اپنی فطری خصوصیات اور فطری مقاصد کے مطابق گھر کی چار دیواری کے اندر امور خانہ داری' خاوند کی خدمت و اطاعت' بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تعلیم و تربیت وغیرہ سرانجام دے۔ یا پھر ان کے ساتھ جزوی طور پر ایسے کام کر لے جن میں مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو۔ جیسے پرائمری سکولوں میں تعلیم' بطور لیڈی ڈاکٹر' مریض عورتوں کا علاج وغیرہ۔

مغربی تہذیب کیا ہے؟ جس کے فروغ کے لیے مذکورہ تنظیمیں سرگرم ہیں اور جس کے لیے ان تنظیموں اور ان کے بانیوں کو مغرب کے استعماری اور اسلام دشمن ممالک یا تنظیموں کی طرف سے بھاری مقدار میں فنڈز مہیا کیے جاتے ہیں؟

عورت تعلیم کے ساتھ ساتھ حیا و عفت کے جذبہ و تصور سے آراستہ ہو اور اپنی فطری خصوصیات اور فطری مقاصد کے مطابق گھر کی چار دیواری کے اندر امور خانہ داری' خاوند کی خدمت و اطاعت' بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تعلیم و تربیت وغیرہ سرانجام دے۔

وہ تہذیب ہے کہ مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں کو معاشی مشین کا کل پرزہ بننا چاہیے۔ وہ گھر کی چار دیواری کو خیر باد کہہ کر ملوں' فیکٹریوں میں کام کرے' دفتروں میں کلرکی اختیار کرے یا افسروں کی بانہوں میں جھولے۔ راتوں کو کلبوں میں مردوں کے ساتھ ڈانس کرے اور ہر وہ کام کرے جو اسلام میں اس کے لیے ناپسندیدہ ہے لیکن مغربی تہذیب میں پسندیدہ ہے۔ جیسے بے پردگی' نامحرم مردوں کے ساتھ بے باکانہ اختلاط' مردوں کے ساتھ دوستی اور ان کے ساتھ سیر سپاٹا وغیرہ۔

یہ خواتین اس بل کی حمایت کیوں نہیں کریں گی۔ اس بل نے تو ان کی آرزوں اور مقاصد کے ہفت خواں کو ایک ہی جست میں طے کرا دیا ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ بل واقعی نافذ ہو گیا تو پاکستان میں بھی مغرب کی طرح خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور عورت یکسر غیر محفوظ ہو جائے گی۔ اس مقصد کے حصول میں مغرب اپنی ایجنٹ خواتین کے ہزار جتن کے باوجود' ابھی تک خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر سکا تھا۔ لیکن حکومت پنجاب مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے جس طرح پہلی جماعت ہی سے انگریزی مسلط کر کے مغرب کے طوق غلامی کو ہر مسلمان بچے کے زیب گلو کر دیا ہے' اب مسلمان عورت کے لیے وہ نظام بھی تجویز کر دیا ہے جس سے چند سالوں میں نہایت تیزی سے وہ خاندانی حصار اور تحفظ' جو پاکستانی عورت کو بہت حد تک حاصل ہے' ختم ہو جائے گا اور پاکستانی عورت بھی مغرب کی طرح خاندانی حصار سے آزاد' مرد کی بالا دستی' جو اس کی حفاظت کا ضامن ہے' سے محفوظ اور کٹی پتنگ کی طرح آوارہ منشوں اور ہوس کاروں کی مرکز نگاہ ہو گی۔

لا قدره الله ثم لا قدره الله!

اس بل کی حمایت کرنے والا چوتھا طبقہ' روزنامہ اخبارات کے ان کالم نگاروں پر مشتمل ہے جو ہر نئے پیش آمدہ مسئلے میں کالم نگاری ضروری سمجھتے ہیں' چاہے وہ اس موضوع کی اہمیت' تقاضوں اور اس کی ضروری اہلیت سے کوئی آگاہی نہ رکھتے ہوں۔ کچھ اور نہیں تو وہ متعلقہ مسئلے سے آگاہی رکھنے والوں کو ہی طعن و تشنیع کا ہدف بنا کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے کالم نویسی کا حق ادا کر دیا ہے' یا وہ سمجھتے ہیں کہ ہر مسئلے میں ٹانگ اڑانا' یعنی رائے زنی کرنا ہمارا بنیادی اور جمہوری حق ہے۔ اسی لیے وہ اظہار رائے کی آزادی کو جمہوریت کا لازمی حصہ سمجھتے اور باور کراتے ہیں۔ لیکن جواب آں غزل کے طور پر جب آگاہی رکھنے والے اہل علم و تحقیق تصویر کا دوسرا اور صحیح رخ پیش کرتے ہیں تو اس کو بالعموم اخبارات میں شائع نہیں کیا جاتا۔ ان کے نزدیک آزادئ صحافت یا آزادئ اظہار رائے صرف یہ ہے کہ خود ان کو لکھنے اور شائع کرنے کی اجازت ہو' وہ جو چاہیں لکھیں اور شائع کریں۔ اگر وہ رات کو دن اور دن کو رات باور کرائیں تو ان کا حق ہے جسے سلب کرنا جمہوریت کے خلاف ہے۔ لیکن دوسرے کسی باخبر شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ یہ لکھے کہ یہ رات کس طرح ہو سکتی ہے جب کہ سورج کی روشنی ہر سو پھیلی

ہوئی ہے اور یہ دن کس طرح ہوسکتا ہے جب کہ تاریکی ہر طرف چھائی ہوئی ہے۔ یہ بھی جمہوریت ہے کیونکہ ان کے نزدیک جمہوریت یا آزادئ رائے کا حق صرف ان کے لیے مخصوص ہے۔ اس لیے کہ قسمت کی دیوی ان پر مہربان ہے اور وہ اخبارات کے مالک' یا ان کے مستقل تنخواہ دار کالم نگار' یا مشہور قلم کار ہیں!!

رہے اہل علم وتحقیق اور ارباب فکر ونظر' چونکہ بدقسمتی سے نہ وہ اخبارات کے مالک یا مدیر ہیں اور نہ اخبارات کے مستقل تنخواہ دار ملازم اور کالم نگار' وہ چاہے آسمان علم وتحقیق کے درخشندہ ستارے ہوں' بحر علوم دینیہ کے غواص اور ماہر ہوں' اصابت فکر ونظر کے حامل ہوں لیکن ان کا تحقیقی یا وضاحتی بیان ناقابل اشاعت قرار پائے گا' وہ سرد خانے کی نذر ہوگا یا ردّی کی ٹوکری اس کا مقدر ہوگا۔ مالکان ومدیران اخبارات کا یہ وہ ''جمہوری حق یا رویہ'' ہے جو سالہا سال سے راقم کے تجربہ ومشاہدہ کا حصہ ہے۔ یہ جگ بیتی ہی نہیں' آپ بیتی بھی ہے جس میں ایک فی صد بھی غلط بیانی نہیں۔

بہرحال بات ہو رہی تھی اس متنازعہ بلکہ مغربیت میں ڈوبے بل کی کہ اس کی حمایت میں جو چوتھا طبقہ سرگرم ہے وہ اخباری کالم نویسوں کا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ جرعۂ تلخ ان کے لیے کتنا بھی ناخوش گوار ہو' مگر حقیقت یہی ہے کہ مذکورہ تینوں حمایتیوں کی طرح' یہ بھی قرآن وحدیث کے علوم سے بہرحال بہرہ ور نہیں۔

دنیائے علم وتحقیق میں یہ بات مسلمہ ہے کہ سائنس' ریاضی' انجینئرنگ' طب وحکمت' معاشیات' سیاسیات' یا کسی بھی علم وفن میں کوئی کتاب یا مضمون لکھنے کا حق صرف اسی کو حاصل ہے جو اس علم یا فن کا ماہر ہو اور اس پر کامل عبور رکھتا ہو۔ اس کے بغیر کوئی شخص کسی بھی فن پر لکھنے کی جرأت نہیں کرتا اور اگر کوئی ایسی جسارت کر لے تو اسے کوئی قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوگا بلکہ اسے دنیا احمق یا پاگل تصور کرے گی کہ ''ذات کی کوڑھ کرلی اور.....

لیکن دین اسلام' وہ دنیا کا مظلوم ترین دین ہے کہ اس کی ابجد سے بھی ناآشنا لوگ اس میں رائے زنی بلکہ اس میں ''اجتہاد'' کرنا نہ صرف اپنا حق سمجھتے ہیں بلکہ جن علماء نے علوم دینیہ کے سیکھنے سکھانے میں اپنی عمریں صرف کی ہیں' ان کو دینی معاملات میں رائے دینے کا اہل ہی نہیں سمجھا جاتا۔

﴿إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ (ص)

دیکھ لیجیے! اس بل کا سارا تعلق خاندانی نظام سے ہے جس میں سب سے زیادہ اہم پہلو' میاں بیوی کا باہمی تعلق ہے۔ اس کے بارے میں اسلام میں اتنی تفصیلی ہدایات ہیں کہ دنیا کے کسی نظام' مذہب یا نظریے میں نہیں ہیں۔ لیکن یہ بل بناتے وقت اسلام کی ان روشن تعلیمات کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا ہے بلکہ سارا بل قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات کے خلاف ہے اور مغربی افکار کا چربہ یا اس کی بھونڈی نقل ہے۔ اسی لیے کسی عالم دین سے قطعاً مشاورت کا اہتمام نہیں کیا گیا۔

اس کے بنانے یا بنوانے والے تو کہہ ہی رہے ہیں کہ یہ بل اسلام کے عین مطابق ہے اور ان کی تو یہ مجبوری ہے کہ انہوں نے تو یہ ساری کاوش کی ہے' ان کی طرف سے تو یہ دفاع صحیح ہے یا غلط؟ اس سے قطع نظر' سمجھ میں آنے والی بات ہے۔ لیکن اخبارات کے کالم نگار بھی ماشاء اللہ' چشم بددور' مفتیان دین متین اور قرآن وحدیث کے سکالر بن گئے ہیں اور فتویٰ صادر فرما رہے ہیں کہ بل میں کوئی چیز خلاف اسلام نہیں بلکہ وہ یہاں تک دعوے کر رہے ہیں کہ علماء یوں ہی شور مچا رہے ہیں لیکن وہ اس کی کوئی شق خلاف اسلام ثابت نہیں کر سکے۔

زیر نظر مضمون بل کے اداکاروں اور ہدایت کاروں کے علاوہ جدید اسلام کے ان ''مفتیان کرام'' اور ''محققین عظام'' کی خدمت میں پیش ہے کیونکہ اس میں ان کے دعوؤں کے برعکس اس بل کو مکمل طور پر خلاف اسلام ثابت کیا گیا ہے جس سے ان کے چیلنج کا جواب بھی سامنے آجائے گا کہ علماء اس کو خلاف اسلام ثابت نہیں کر سکے یا نہیں کر سکتے۔ بعون اللہ وتوفیقہ!.....(باقی آئندہ)

.....

بقیہ علمائے اہل حدیث کی خدمات

۱۶۶۔ تصویر مرزا:

اس کتاب میں مصنف نے مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی ایک لچر' فضول' اور یاوہ گو شخص تھا۔ نبی تو درکنار اس کو انسان کہنا انسانیت کی توہین ہے۔ (صفحات ۲۵۰' سن اشاعت ندارد)

۱۶۷۔ صحیفہ تقدیر:

یہ قادیانیت کی تردید میں ایک لاجواب کتاب ہے اور اس میں رد قادیانیت کے تحت شاید ہی کوئی ایسا موضوع ہو جس پر اس کتاب میں قلم نہ اُٹھایا گیا ہو۔ قادیانیت کی تردید میں یہ کتاب معلومات کا خزانہ ہے۔ (صفحات ۵۷۴' سن اشاعت ۱۹۲۷ء)

مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد

آپ ایک بلند پایہ عالم دین' طبیب حاذق اور صحافی تھے۔ ہفت روزہ ''الاسلام'' کے مدیر اعلیٰ رہے۔ آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ ملکی سیاست پر بھی آپ کی وسیع نظر تھی۔ فتنہ قادیانیت سے بھی بہت زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ قادیانیت کی تردید میں آپ کے درج ذیل کتابچے ہیں:

۱۶۸۔ مجلس لاہور ڈویژن کے کارہائے نمایاں:

مجلس کی خدمات کے سلسلہ میں گرانقدر معلومات جمع کی ہیں۔ (صفحات ۱۶' سن اشاعت ۱۴۰۱ھ)

۱۶۹۔ حکومت پاکستان کے لیے لمحہ فکریہ:

یہ آپ کا ایک خطاب ہے جو آپ نے ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کی ۲۱ویں سالانہ کانفرنس میں ارشاد فرمایا۔ (صفحات ۱۶' سن اشاعت دسمبر ۱۹۷۳ء)

۱۷۰۔ مرزائی سعودی عرب میں دندنا رہے ہیں:

جدہ میں چند قادیانیوں کے مقیم ہونے کی اطلاع بذریعہ ایک مکتوب بنام جنرل ضیاء الحق اور اے کے بروہی (اس وقت کے وزیر مذہبی امور) دی گئی۔ (صفحات ۱۲' سن اشاعت ندارد)

۱۷۱۔ ہمارا کام اور دفاتر:

رد قادیانیت کے سلسلہ میں مجلس کی کارکردگی کی رپورٹ۔ (صفحات ۸' سن اشاعت ندارد)

۱۷۲۔ مرزائیوں کی کمین گاہ کی تعلیم:

ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور اور رسالہ ''لولاک'' کے ذریعہ (۲۹) قادیانی افسروں کی برطرفی کے لیے حکومت پاکستان سے اپیل۔ (صفحات ۴' سن اشاعت ندارد)

۱۷۳۔ جملہ اہل اسلام کے لیے لمحہ فکریہ:

قادیانی اخبار ''الفضل'' ربوہ نے اپنی اشاعت ۶ نومبر ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں (نعوذ باللہ) آنحضرت ﷺ کو گورونانک کی شبیہ قرار دیا۔ قادیانیوں کی اس گستاخی پر یہ رسالہ تحریر کیا گیا۔ (صفحات ۴' سن اشاعت نومبر ۱۹۸۲ء)

علم اور معلم کی عظمت

جناب امیر افضل عوان

قوموں کی ترقی وعروج کے حوالہ سے علم بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اسی لئے کہتے ہیں کہ انسان اگر علم و عرفان سے عاری ہو تو وہ ایک معاشرتی حیوان کی سی اہمیت رکھتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علم سے ہی آگہی میسر آتی ہے اور آگہی ہی انسان کی تہذیب وترقی کا زینہ بن کر اسکو عظمتوں و رفعتوں سے ہمکنار کرتی ہے۔ خالق کائنات کا انتہائی کرم ہے کہ اس ذات پاک نے انسان کو صاحب علم بنایا جو اس کی بلند ترین صفت ہے اور یہی نہیں بلکہ اس کو قلم کے ذریعے لکھنے کا فن بھی سکھایا جو بڑے پیمانے پر علم کی ترویج وترقی، اشاعت اور نسل در نسل اس کی بقاء وتحفظ کا ضامن بنا۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ انسان کو قلم کتابت کے فن کا یہ علم نہ دیتا تو انسان کی علمی قابلیت رک جاتی اور اسے نشو نما پانے اور ایک نسل کے علوم دوسری نسل تک پہنچانے اور دنیا کی تسخیر کا موقع نہ ملتا۔ کیونکہ اگر علم دنیاوی ہو تو پوری کائنات کو فتح کیا جا سکتا ہے اور اگر علم دین کا ہو تو با علم انسان معرفت ربانی اور حب رسالت مآب ﷺ کے خزانے سمیٹتا ہے۔ اسی لئے اسلام میں علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ علم ایسی دولت اور نعمت عظیم ہے جو کوئی چھین نہیں سکتا علم کو دل کی پاکیزگی، لطافت اور آنکھوں کے نور کا درجہ حاصل ہے۔ علم کو نعمت و دانائی سے تعبیر کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

''جس کو دانائی ملی بیشک اس کو بڑی نعمت ملی''
(البقرہ:۲۶۹)

اسی طرح علم کے حوالہ سے قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد ربانی ہے کہ

''پڑھو اور آپ کا رب بڑا ہی کرم والا ہے جس نے سکھایا (پڑھایا انسان کو) قلم کے ذریعے۔'' (العلق:۴-۳)

بلاشبہ انسان کی بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ وہ صاحب علم ہے، اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ مہربانی فرمائی کہ اسے قلم کے استعمال کا طریقہ سکھایا، جس سے علم کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہوسکتی ہے۔ لکھی ہوئی چیز کسی عالم کی موت کے بعد بھی برقرار رہتی ہے اور اگلی نسلوں میں منتقل ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ انسان کو علم کے فن کا طریقہ الہام نہ کرتا تو انسان کی علمی قابلیت سمٹ کر انتہائی محدود رہ جاتی۔

اہل ایمان پر خالق کائنات کا انتہائی کرم اور فضل ہے کہ پہلا درس معلم کائنات رسول اللہ ﷺ نے دیا، حضور نبی کریم ﷺ نے پڑھایا بھی، سکھایا بھی اور سمجھایا بھی، یعنی آپ ﷺ نے دلوں کو علم ومعرفت اور حکمت و دانائی کے نور سے ایسا منور کیا کہ پھر درس و تدریس اور تعلیم وتعلیم کا ایک نہ رکنے والا مبارک سلسلہ شروع ہو گیا جو تا قیامت جاری رہے گا۔ انسان کی راہنمائی اور بھلائی کے لئے خالق کائنات نے اسے علم وحکمت کے خزانے عطاء کئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں علم و حکمت اور عقل و دانائی کی ساری بہاریں اور تمام رعنائیاں بڑے واضح انداز میں ظاہر کر رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

''اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ آپ ﷺ کی جانب آپ ﷺ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ سراسر حق ہے اور اللہ تعالیٰ غالب خوبیوں والے کی راہ کی رہبری کرتا ہے۔'' (سباء:۳۴)

ایک حدیث پاک کے الفاظ ہیں' سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے مشکلات میں ڈالنے والا اور سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اللہ نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔'' (مسلم)

معلم اور علم کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے یہ حدیث مبارکہ ہی کافی ہے' سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے کسی حجرہ سے مسجد میں آئے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ دو حلقے ہیں ایک قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور دعا مانگ رہا ہے اور دوسرا حلقہ علم سیکھنے سکھانے میں مشغول ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''دونوں بھلائی پر ہیں' یہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے مانگ رہے ہیں، اللہ چاہیں تو ان کو عطا فرمائیں اور چاہیں تو نہ دیں اور یہ علم دین سیکھ سکھا رہے ہیں اور مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔'' چنانچہ آپ ﷺ حلقہ علم میں تشریف فرما ہوئے۔'' (ابن ماجہ)

بلاشبہ علم، حصول علم اور معلم کی مسلمہ اہمیت سے انکار کسی طور ممکن نہ ہے، استاد کو روحانی باپ بھی کہا جاتا ہے اور دین اسلام میں تو علم، طالب علم اور درس دینے والوں کو خصوصی اہمیت سے سرفراز کرتے ہوئے معلم کو انبیاء کرام علیہم السلام کا وارث قرار دیا گیا۔ اسی طرح حصول علم کے لئے گھر بار چھوڑنے کو بھی افضل قرار دیا گیا' سیدنا انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو آدمی گھر سے علم حاصل کرنے کے لیے نکلا تو وہ جب تک (گھر) واپس نہ آجائے اللہ کی راہ میں ہے۔'' (ترمذی' دارمی)

آغاز اسلام سے قبل عرب ایک جاہل قوم کی شناخت رکھتی تھی اور اسلام کے ابتدائی دور کے تعلیمی نصاب میں صرف قرآن مجید ہی تھا اور اس آفاقی کتاب کا درس دینے والا ہی استاد ہوتا تھا۔ یہ صورتحال دو تین صدیوں تک برقرار رہی اور قرآن پاک کی رہنمائی سے ملت اسلامیہ کہاں سے کہاں پہنچ گئی! اسلام میں دینی علوم پڑھانے والوں کو نہایت اعلیٰ وارفع مقام حاصل ہے۔ بطور مسلمان ہمیں استاد کی قدر ومنزلت کے حوالے سے یہ سبق دیا گیا ہے کہ محض ایک آیت بھی پڑھانے والا نہ صرف استاد بلکہ

اہل ایمان پر خالق کائنات کا انتہائی کرم اور فضل ہے کہ پہلا درس معلم کائنات رسول اللہ ﷺ نے دیا، حضور نبی کریم ﷺ نے پڑھایا بھی، سکھایا بھی اور سمجھایا بھی۔

رہنما ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی بندۂ کو کتاب اللہ (قرآن) کی ایک آیت کی تعلیم دی وہ اس کا مولیٰ ہے وہ اس کو نا مراد نہ کرے اور نہ ہی اس پر اپنے آپ کو ترجیح دے۔'' (مجمع الزوائد طبرانی)

اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''علم دین سیکھو اور علم کیلئے وقار و سنجیدگی سیکھو اور جس استاد نے دین کا علم سکھایا ہے اس کے سامنے ہمیشہ عاجزی وانکساری اختیار کرو۔'' (ترمذی)

ایک اور حدیث شریف میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے، ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت میں سے نہیں۔'' (مجمع الزوائد للطبرانی)

استاد (معلم) کی عظمت کے حوالے سے ایک اور حدیث مبارکہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''علماء کی عزت کیا کرو کیونکہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔'' (کنز العمال)

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے سے یہ فیصلہ کیا کہ قیدیوں سے فدیہ لے کر ان کو رہا کر دیا جائے، لیکن جو لوگ نادار تھے اور فدیہ ادا نہیں کر سکتے تھے اور وہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے تو انہیں حکم ہوا کہ دس دس مسلمانوں لکھنا، پڑھنا سکھا دیں تو چھوڑ دیئے جائیں گے، سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی طرح لکھنا سیکھا تھا۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''نبی کریم ﷺ سے دو آدمیوں کے متعلق پوچھا گیا وہ دونوں بنی اسرائیل میں سے ہیں' ان میں ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھتا اور پھر لوگوں کو علم سکھانے کیلئے بیٹھ جاتا اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا، ان میں سے افضل کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھتا ہے اور پھر لوگوں کو علم سکھانے کے لیے بیٹھ جاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے' اس قدر ہے جیسے مجھے تمہارے ایک ادنیٰ پر فضیلت حاصل ہے۔''

اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ جنہیں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بابِ علم کہا' استاد اور علم کی اہمیت بارے آپ کا فرمان ہے:

''اس شخص کو کبھی موت نہیں آتی جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔''

دنیا کے کسی بھی کامیاب شخص کی نصرت و کامرانیوں میں استاد کا کردار سب سے اہم ہوتا ہے' اس لئے استاد کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے۔ وہ طالب علم استاد کی نظر میں سب سے بڑھ کر ہوتا ہے جو عجز وانکساری اور اخلاق حسنہ کا پیکر ہو' کیونکہ اسی طرز عمل سے کسی بچے کو مستقبل میں بلند مقام حاصل ہوتا ہے۔

جناب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میں ہر نماز کے بعد اپنے استاد محترم (حماد بن سلیمان) اور والد محترم کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہوں اور میں نے کبھی بھی اپنے استاد محترم کے گھر کی طرف اپنے پاؤں دراز نہیں کئے، حالانکہ میرے گھر اور ان کے گھر کے درمیان سات گلیاں واقع ہیں اور میں ہر اس شخص کیلئے استغفار کرتا ہوں جس سے میں نے کچھ سیکھا ہے یا جس نے مجھے علم پڑھایا۔'' (الخیرات الحسان)

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں ایک استاد (معلم) کی کتنی توقیر و تعظیم ہے، اس لئے آج کی نوجوان نسل کو چاہیے کہ وہ اپنے اساتذہ کا بے حد احترام کریں' ان کے حق میں ہمیشہ دعائے خیر کریں اور ہر معاملے میں استاد کی عزت و تکریم کو ملحوظ خاطر رکھیں اور جہاں بھی موقع ملے استاد کی خدمت اپنے لئے اعزاز سمجھ کر کریں تاکہ وہ استاد کی دعاؤں میں شامل رہیں جو ایک بہت بڑی خوش نصیبی ہے کیونکہ علم تو شاید ادب واحترام کے بغیر بھی حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن استاد کی دعاؤں سے محرومی بدنصیبی کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باعمل علماء اور باکردار اساتذہ کی صحبت نصیب فرمائے۔ (آمین)

بقیہ شعراء تحریک ختم نبوت

کا جو اصل بنیادی و قائدانہ کردار تھا اسے اول تو سرے سے گول کر دیا گیا یا بہت محدود کر دیا گیا۔

یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر بہاء الدین صاحب حفظ اللہ تعالیٰ نے اصل تاریخی حقائق کو موجودہ اور آئندہ نسلوں کے سامنے لانے کے لئے اپنی پیرانہ سالی، علالت، معذوری اور دیار غیر میں وسائل کی کم یابی کے باوجود تن تنہا ہی اس مشن کا بیڑا اٹھایا' اپنے اس مشن میں وہ کس حد تک کامیاب ہوئے اس کا فیصلہ تو اب مستقبل کا مورخ ہی کرے گا۔ ختم نبوت ایک حساس، علمی اور تاریخی موضوع ہے اس لئے اس موضوع پر لکھی جانے والی تحریریں بھی علمی تاریخی اور عام طور پر خشک تحریریں ہی ہوتی ہیں۔ جن میں ایک عام قاری کی دل چسپی کا کوئی خاص سامان نہیں ہوتا اس لئے بہت سے لوگ ان تحریروں کو ماضی کا قصہ پارینہ سمجھتے ہوئے پڑھنے کی زحمت ہی نہیں کرتے اور اگر کوئی ان تحریروں کو پڑھنا بھی شروع کر دے تو ان تحریروں میں موجود بعض علمی، عقلی و منطقی نکات (جو کہ عام طور پر اس عام قاری کی ذہنی سطح سے بلند ہوتے ہیں) سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے جلد ہی اُکتا کر چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن اس مذکورہ جلد میں عام قاری بالخصوص شاعری و تاریخ سے دل چسپی رکھنے والے حضرات کی دل چسپی کا وافر سامان موجود ہے۔ اس لئے تمام جماعتی احباب و عوام الناس بالخصوص شاعری و تاریخ میں دل چسپی رکھنے والے حضرات اس جلد کا ضرور مطالعہ کریں۔

استحکام پاکستان کانفرنس اسلام آباد

استحکام پاکستان کانفرنس 7 مئی 2016ء کو مرکز اہل حدیث اسلام آباد میں منعقد ہوگی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد نے کابینہ کے اجلاس کی صدارت کی اور اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے زیر اہتمام سالانہ کانفرنس 7 مئی 2016ء بروز ہفتہ منعقد ہوگی جس کا موضوع ''استحکام پاکستان کے لیے اہل حدیث کا کردار'' ہوگا جس میں جید علماء کرام خطاب کریں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: ایم این اے سلفی' میڈیا سیل اسلام آباد

علامہ حضرت ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تحریر: جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

گذشتہ صدی میں جن علمائے کرام نے اپنی شبانہ روز محنت کے ذریعے امت کے لیے آسانیاں پیدا کیں اور کتاب وسنت کی خدمت کے میدان میں نمایاں کارنامے انجام دیئے ان میں شیخ علامہ امام محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سرفہرست ہیں۔ انہیں آپ اس صدی کا مجدد بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان کا شمار حدیث نبوی اور سنت نبوی کے خدام میں ہوتا ہے۔ ان کا اصل وطن البانیا ہے جہاں یہ 1914 میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد حکمرانوں کے ساتھ مذہبی اختلاف کی وجہ سے ہجرت کر کے دمشق آ گئے۔ اس وقت علامہ ناصر الدین کی عمر نو سال تھی۔ امام البانی نے ابتدائی تعلیم دمشق میں حاصل کی۔ ان کے والد نے ''استنبول'' میں تعلیم پائی تھی اور وہ حنفی مذہب کے بہت بڑے عالم شمار ہوتے تھے۔ کافی بڑے بڑے علماء نے ان سے علم حاصل کیا۔ امام البانی نے بیس سال کی عمر میں حدیث کا علم حاصل کرنا شروع کیا۔ وہ مشہور مصری عالم شیخ رشید رضا سے بڑے متاثر تھے۔ اس زمانے میں ان کا پرچہ ''المنار'' علمی گھرانوں میں بڑے شوق وذوق سے پڑھا جاتا تھا۔ علامہ البانی نے بھی ''المنار'' سے خوب استفادہ کیا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا انہوں نے احادیث کا علم پڑھانا شروع کیا۔ دمشق شہر مکتبات کا شہر ہے۔ یہ ایک زمانے میں علم کا بڑا مرکز تھا۔ انہوں نے مکتبہ الظاہریہ سے خوب فائدہ اٹھایا۔ ہر عالم ربانی کی طرح شیخ البانی پر بھی خاصے مشکل اوقات آئے۔ انہیں گرفتار کر کے اسی قلعہ میں قید کیا گیا جہاں کبھی شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ محبوس رہے تھے۔ ان کی زندگی میں وہ وقت بھی آیا کہ وہ اپنے گھریلو اخراجات کے لیے گھڑیوں کی مرمت کا کام کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان سے بڑا عظیم کام لینا تھا۔ وہ شام کے وقت شاگردوں کو پڑھاتے تھے اور مکتبہ ظاہریہ جا کر مخطوطات کی ورق گردانی کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے تصنیف و تالیف کے میدان میں خوب شہرت حاصل کی۔ ان کی شہرت سعودی عرب میں پہنچی تو انہیں حدیث پڑھانے کے لیے سعودی عرب بلوا لیا گیا۔ پھر وہ مدینہ یونیورسٹی کے شعبہ حدیث میں استاذ بھی رہے۔ انہوں نے مکتب اسلامی بیروت میں مدتوں حدیث کی تحقیق کی اور ان پر حکم لگایا۔ حکم لگانے کا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ کیا یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں اور کون سے درجہ کی حدیث ہے۔ حدیث کا علم بھی باقاعدہ سائنس ہے' اس علم پر محدثین نے اپنی زندگیاں کھپا دیں۔ ایک زمانے میں مکتب اسلامی بیروت نے نشر واشاعت میں بڑا نام کمایا۔ اس ادارے کے بانی شیخ زہیر الشاویش تھے۔ بیروت کے بڑے ہی پرسکون علاقے میں مکتب اسلامی کی بڑی پرشکوہ عمارت ہے۔ آج سے پندرہ بیس سال پہلے میں نے بیروت کے بہت زیادہ سفر کیے۔ اس دور میں دارالسلام نے خوب ترقی کی۔ میں کم وبیش ہر دوسرے مہینے بیروت جایا کرتا تھا۔ عموماً ریاض سے دمشق جاتا وہاں ایک یا دو راتیں گزارتا اور پھر بیروت چلا جاتا۔ اس زمانے میں شیخ زہیر الشاویش بقید حیات تھے۔ مجھے ان سے ملنے کا بڑا شوق تھا کیونکہ انہوں نے سلفی کتابوں کی نشر واشاعت میں بڑا انقلاب برپا کیا تھا۔ میں نے ایک دن اپنے ایجنٹ یاسر طباع سے کہا کہ میں مکتب اسلامی کے مالک شیخ زہیر الشاویش سے ملنا چاہتا ہوں۔ کہنے لگا: ان کا بیٹا بلال میرا گہرا دوست ہے۔ میں ابھی ان سے بات کرتا ہوں' ان سے ملاقات کا وقت لے لیتے ہیں اور ابھی چلتے ہیں۔ شیخ زہیر الشاویش کا اصل وطن دمشق تھا۔ وہ 1925ء میں پیدا ہوئے۔ جب دمشق میں حافظ الاسد کے دور میں سلفی علماء پر ظلم وستم بڑھ گیا تو وہ ہجرت کر کے بیروت آ گئے۔ مکتب اسلامی بیروت کے دفتر میں ان سے ملاقات ہوئی تو اس وقت یہ خاصے بوڑھے ہو چکے تھے۔ ہم نے ان کے ہاں چائے پی' گروپ فوٹو بنوایا اور خوب باتیں کیں۔ ان کا دفتر بڑا خوبصورت اور بڑی مہنگی جگہ پر ہے۔ ان کا گھر اور دفتر ایک پہاڑی پر واقع ہے' وہاں سے بیروت شہر کا منظر بڑا خوبصورت لگتا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس ادارے میں بطور ریسرچ کام کیا' ایک اچھا مؤلف' محقق' مترجم اور ایک اچھا ناشر اور ڈسٹری بیوٹر آپس میں مل جائیں تو یہ کتابوں کی بڑی خدمت کرتے ہیں' ان کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ علامہ البانی صاحب نے اپنی زندگی میں کم وبیش تین سو کتابوں کی تالیف یا تحقیق کی۔ ان میں سے کافی کتابوں کی تحقیق مکتب اسلامی بیروت کے دفتر میں ہوئی۔ میں گذشتہ سال جنوری 2015ء میں کافی عرصہ کے بعد بیروت گیا تو بطور خاص مکتب اسلامی کے دفتر میں شیخ زہیر الشاویش کے صاحبزادے بلال سے ملنے کے لیے گیا۔ شیخ زہیر نے لمبی عمر پائی۔ وہ 2013ء کے دوران بیروت میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ ایک زمانے میں ان کے ادارے کا طوطی بولتا تھا۔ سلفی کتابوں بطور خاص امام ابن تیمیہ' امام ابن القیم اور ممتاز سعودی علماء کی کتابوں کو تحقیق کے ساتھ شائع کرنے میں مکتب اسلامی نے انقلابی کام کیا۔

جن علمائے کرام نے اپنی شبانہ روز محنت کے ذریعے کتاب وسنت کی خدمت کے میدان میں نمایاں کارنامے انجام دیئے' ان میں شیخ علامہ امام محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سرفہرست ہیں۔

بلال کے ساتھ میرے اچھے تعلقات ہیں۔ کبھی کبھار فون پر بات ہو جاتی ہے۔ وہ عمر میں مجھ سے یقیناً چھوٹا ہے' مگر ایک ایسے باپ کا بیٹا ہے جس نے وراثت میں بڑی جائیداد کے ساتھ کثیر تعداد میں کتب چھوڑی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اب مکتب اسلامی وہ تو نہیں رہا جو کبھی تھا' مگر اس کے باوجود ان کے ہاں بعض ایسی نایاب کتب ہیں جن کی ضرورت علم کے طلب گاروں کو ہمیشہ رہتی ہے۔ اس لیے ان کا کام ابھی تک بڑا اچھا چل رہا ہے۔

میں نے ان کے دفتر میں بیٹھ کر چائے پیتے ہوئے بلال سے پوچھا کہ میں وہ جگہ اور دفتر دیکھنا چاہتا ہوں جہاں بیٹھ کر شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ تحقیق وتصنیف کا کام کرتے رہے۔ بلال کے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ

ابھری اور کہنے لگا: جس کرسی پر آپ بیٹھے ہیں اسی جگہ بیٹھ کر شیخ البانی رحمہ اللہ نے مدتوں کام کیا ہے۔ زندگی میں میری بڑی خواہش تھی کہ میں شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سے ملاقات کروں۔ 1999ء کی بات ہے کہ میں عمان (اُردن) گیا ہوا تھا۔ میرے پروگرام میں دیگر کاموں کے علاوہ ایک اہم کام شیخ البانی سے ملاقات کرنا بھی تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ علامہ البانی صاحب بیمار ہیں اور ڈاکٹروں نے ان سے ملاقات پر پابندی لگا رکھی ہے۔ میں نے عمان پہنچتے ہی اپنے میزبانوں سے کہا کہ میں علامہ البانی رحمہ اللہ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں' اس کے لیے کوئی بندوبست کریں۔ ہم نے معلوم کروایا تو پتہ چلا کہ وہ ہسپتال سے گھر منتقل ہو چکے ہیں' اس لیے ملاقات ناممکن ہے۔ میں نے ان کے ایک شاگرد خاص سے رابطہ کیا۔ احباب نے بھی کوشش کی' مگر ان کے گھر والوں نے یہی جواب دیا کہ اس وقت ان کی صحت ملاقات کی قطعاً اجازت نہیں دیتی۔ اس کے لیے ہماری معذرت قبول کریں۔ میری ساری کاوش' خواہش اور کوشش کے باوجود ان سے ملاقات نہ ہو سکی جس کا مجھے زندگی بھر افسوس رہے گا۔ مگر تقدیر کے فیصلے کو کون ٹال سکتا ہے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اگر میں ان کے گھر چلا جاتا تو ان سے ملاقات اتنی بھی ناممکن نہ تھی۔ علم و عمل کا یہ بے تاج بادشاہ 2 اکتوبر 1999ء کو 85 سال کی عمر میں عمان ہی میں اس دار فانی سے رخصت ہوتا ہے اور وہیں دفن ہوتا ہے۔ میرے لیے سعادت کی بات ہے کہ ان کے نامور شاگردان کرام: شیخ علی الحلبی' مشہور حسن اور ابو اسحاق حوینی جیسے جید علمائے کرام مجھے اور دارالسلام کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ کے معروف شاگردوں میں یمن کے علامہ مقبل بن ہادی الوادعی رحمہ اللہ بھی شامل تھے۔ میری یہ خواہش بھی تھی کہ میں ان سے ملنے کے لیے یمن جاؤں۔ انہوں نے یمن کے شہر ''دماج'' میں دارالحدیث کے نام سے مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ علامہ مقبل الوادعی بھی اپنے زمانے کی بہت بڑی شخصیت تھے۔ یہ 1937 میں یمن میں پیدا ہوئے' ان کی وفات 2001ء میں جدہ شہر میں ہوئی۔ مجھے یاد ہے کہ امیر نایف بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خصوصی ہدایت پر اور ان کے ذاتی خرچ پر ان کا سعودی عرب میں علاج ہوتا رہا۔ میں نے اوپر لکھا ہے کہ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی شہرت ایک محدث کے طور پر تھی۔ انہوں نے حدیث کی تحقیق کا ایک نیا دروازہ کھولا۔ ایک ایک حدیث کے راویوں کی بڑی عرق ریزی سے چھان پھٹک کی۔ حدیث کے الفاظ کو اصل مصادر سے تلاش کیا اور پھر احادیث پر حکم لگایا کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن' محدثین کے ہاں اس کا کیا درجہ ہے۔ آج عالم اسلامی میں انہیں حدیث کا امام سمجھا جاتا ہے۔ جس حدیث کے بارے میں علامہ البانی صاحب نے لکھ دیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن ہے۔ یہ حدیث صحیح نہیں' یہ موضوع اور من گھڑت روایت ہے' یا یہ اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت نہیں' عوام کیا بڑے بڑے علماء اور محدثین بھی ان پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی کسی مضمون میں لکھا تھا کہ میں نے ایک مرتبہ صاحب ''الرحیق المختوم'' مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ سے پوچھا تھا کہ عصر حاضر کے مجدد کون ہیں؟ فرمانے لگے: ضروری نہیں کہ امت اسلامیہ میں ایک وقت میں ایک ہی مجدد ہو۔ مجدد اسے کہتے ہیں جو دین کا احیاء کرے' میرے نزدیک عصر حاضر کے دو مجدد ہیں: ایک تو علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ ہیں اور دوسرے علامہ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ہیں۔ بلاشبہ ان دونوں شخصیات نے عالم اسلامی پر بڑے گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ علامہ شیخ ابن باز مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے۔ پھر سعودی عرب کے مفتی اعظم بنے۔ ریاض کی جامع کبیر میں ہزاروں لوگوں نے ان سے علم حاصل کیا۔ دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں کو ان کی سرپرستی حاصل رہی۔ لاکھوں لوگوں نے اسلام قبول کیا اور لاکھوں لوگوں کے عقائد درست ہوئے۔ جس زمانے میں شیخ البانی دمشق' اردن' یا بیروت کے ناشرین کے ساتھ کام کرتے تھے اس دور کو اسلامی کتب کی طباعت کا سنہری دور کہا جا سکتا ہے۔ اس بات کو زیادہ دیر نہیں گزری' محض بیس پچیس سال گزرے ہیں۔

ایک مرتبہ میں نے بیروت سے شائع ہونے والی کتب کا سروے کیا۔ مختلف اداروں سے سوالات کیے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق بیروت میں سالانہ پچاس ملین کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ لبنان ایسا ملک ہے جہاں اسلامی کتب کی کھپت بالکل برائے نام ہے بلکہ لبنانی کہتے ہیں: اس ملک میں کتابوں کی صرف نشر و اشاعت اور طباعت ہوتی ہے۔ مقامی طور پر کتابوں کی سیل صفر ہے۔ ہم ساری کتابیں بیرون ملک بھجواتے ہیں۔ کم و بیش 2000 ٹرک کتابوں سے بھرے ہوئے بیرون ممالک بھجوائے جاتے ہیں۔ ایک ٹرک میں اٹھارہ ٹن کتب لدی ہوتی ہیں۔ ہمارے قارئین کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ ان پچاس ملین میں 75 سے 80 % تک اسلامی کتب ہی ہوتی ہیں۔ سعودی عرب ان اسلامی کتابوں کی دنیا بھر میں سب سے بڑی منڈی ہے۔ ریاض میں جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ کے سٹوڈنٹ ان کے سب سے بڑے گاہک ہیں۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے بارے میں ان کے معاصرین نے بہت کچھ لکھا۔ مخالفت بھی ہوئی مگر اس بات کو سبھی نے تسلیم کیا کہ سنت کے احیاء میں اس مرد درویش کی کاوشیں سب ہم عصروں سے فائق و برتر تھیں۔

اکتیس روزہ تعلیمی دورہ..... کلیال..... وادیٔ سون

بحمد اللہ 21 رجب (۱۴۳۷ھ) تا 21 شعبان (بمطابق ۲۸ اپریل تا ۲۷ مئی ۲۰۱۶ء) تعلیمی دورہ منعقد ہو رہا ہے۔ شرکاء کے لیے قیام و طعام اور کتب کا معقول انتظام ہوگا۔ شرکت کے خواہشمند اپنے امیر ضلع یا شہر سے تزکیہ کے ساتھ مکمل کوائف ارسال فرمائیں۔ شکریہ!

طالب الدعوات: مولوی عبدالستار طیب ناظم مدرسہ دارالسلام کلیال' وادیٔ سون ضلع خوشاب 0300-6522806

اہل حدیث یوتھ فورس 64/E.B کا انتخاب

AYF تحصیل عارفوالہ کا پانچواں یونٹ بنام طلحہ بن عبیداللہ چک نمبر 64/E.B کا درج ذیل انتخاب ہوا۔ نگران: بابا محمد عارف' سرپرست: شوکت علی' صدر: محمد قاسم سہیل' نائب صدر: علیم ارشد' جنرل سیکرٹری: فیصل حکیم' ناظم مالیات: نبیل انور' نائب ناظم مالیات: محمد شاہد جٹ' ناظم تبلیغ: عثمان فقیر' ناظم اطلاعات: محمد وقاص۔

منجانب: قاری بلال شاد' صدر AYF تحصیل عارفوالہ

شعرائے تحریک ختم نبوت

تحریر
جناب سہیل اظہر

جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد بہاء الدین ﷾ رد قادیانیت کے لئے برپا کی گئی تحریک ختم نبوت کی حقیقی تاریخ، تحریک ختم نبوت کے نام سے مرتب کر رہے ہیں' اس سلسلہ کی اب تک تیئس جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اسی موضوع پر ساٹھ جلدیں تیار ہو چکی ہیں جن میں سے ۵۳ جلدیں مختلف ویب سائٹس پر اپ لوڈ ہو چکی ہیں۔ جب کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق و ہمت سے ان کا قلم ابھی رواں ہے دیکھیے! یہ سلسلہ کہاں تک پہنچتا ہے۔ اس وقت اس سلسلہ کی جلد نمبر ۲۵ میرے سامنے ہے' اس جلد میں ان عظیم شعراء ختم نبوت کی کارگزاریوں کا ذکر ہے جنہوں نے رد قادیانیت کے لئے چلائی گئی تحریک ختم نبوت میں اپنی منظوم کوششوں و کاوشوں سے اپنا حصہ ڈالا۔ ان شعراء کرام میں حضرت مولانا مولوی خدا بخش واعظؒ، حضرت مولانا نفشی سعد اللہ لدھیانویؒ، حضرت مولانا ملا محمد بخش لاہوریؒ اور حضرت مولانا مولوی عبدالحیؒ کلاس والا شامل ہیں۔ آخر میں مرزا غلام قادیانی کے مشہور عربی قصیدہ مرزائیہ کا مدلل اور ناقابل تردید جواب قصیدہ رائیہ جوابیہ بھی شامل ہے جو کہ قاضی ظفر الدین پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کا لکھا ہوا ہے۔ جس کو سال ہا سال کی تگ و دو کے بعد جریدہ ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۰۷ء کے شماروں سے حاصل کر کے شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ گویا ہماری عدم دلچسپی اور کوتاہیوں کی وجہ سے ایک صدی سے بھی پیشتر ۱۸۹۳ء تا ۱۹۰۷ء تک کے چند مجاہدین تحریک ختم نبوت (شعراء کرام) کے وہ کارہائے نمایاں جو تاریخ کے اوراق میں دفن ہو چکے تھے، اب دوبارہ آج اور مستقبل کے لوگوں کے لئے منظر عام پر لائے گئے ہیں۔ اس پر کچھ عرض کرنے سے پہلے میں آپ کی توجہ ماضی قریب کے معروف بزرگ عالم دین و شاعر حضرت مولانا علیم ناصریؒ کے ان احساسات کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو آج سے تقریباً کئی سال پہلے جماعتی جریدہ ہفت روزہ اہل حدیث کی اشاعت خاص (خدمات اہل حدیث نمبر) میں شائع ہوئے تھے جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ بر صغیر پاک و ہند کے بعض علمائے اہل حدیث کے سوانحی خاکے تو کئی اصحاب نے تحریر کئے لیکن شعراء جماعت اہل حدیث کی طرف کسی نے توجہ نہ کی، شاید مستقبل میں کوئی باہمت شخص اس طرف توجہ کرے اور شعراء جماعت کے حالات و خدمات کو بھی کتابی شکل میں قلم بند کرے۔ مزید فرماتے ہیں:

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ شاعری ایک باقاعدہ اصول اور فن رکھتی ہے' اس کی بنیاد علم و عروض پر ہوتی ہے۔ شاعری دراصل محض ایک تفریح اور خوشدلی کا ذریعہ نہیں بلکہ اس سے بہت بڑے بڑے کام لئے جا سکتے ہیں۔ اس موضوع پر لکھنے چلیں تو بات بہت دور تک نکل جائے گی۔ فقط اتنا کہنا کافی ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ' سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کفار کا جواب دینے پر داد دیتے تھے بلکہ حضور ﷺ خود انہیں اس کام پر مامور فرماتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ اے حسان! تم کفار کی ہجو کرو اور روح القدس تمہارے ساتھ ہے۔ اسی زمرے میں سیدنا کعب بن زہیر ﷺ اور سیدنا عبداللہ بن رواحہ ﷺ بھی شمار ہوتے ہیں اور یہی وہ دور ہے جہاں سے اسلامی شاعری کا آغاز ہوتا ہے، ورنہ اس سے پہلے عہد جاہلیت کے بڑے بڑے شاعر فسق و فجور کے کلام میں شہرت رکھتے تھے اور سوقیانہ اور غلیظ شاعری ان لوگوں کی گھٹی میں پڑی تھی۔ صحابہ کرامؓ میں سے بیشتر حضرات شعر کہہ لیتے تھے مگر اسکو اپنی شہرت کا ذریعہ نہیں بنایا، میدان جنگ میں مبارزت طلبی اور خود رائی بھی شعر ہی میں ہوتی تھی اسے رجز گوئی کہا جاتا تھا جو مجاہدین کے دلوں کو تقویت دینے اور جذبات شجاعت کو ابھارنے کا کام دیتی تھی۔

اسلام نے صرف دو قسم کی شاعری کو جواز بخشا ہے۔ ایک جنگ و قتال میں رجز خوانی اور دوسرے پند و مواعظ کے لئے پاکیزہ کلامی۔ اس شاعری ذخیرہ میں رجز خوانی سے زیادہ اصلاحی اور افادی شاعری کے نمونے پائے جاتے ہیں۔ جب ہم تاریخ کے اوراق پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہم کو برصغیر پاک و ہند میں مسلک اہل حدیث کی ترویج و اشاعت میں مشغول مختلف شعراء کا اردو، فارسی اور پنجابی کا خوبصورت کلام پڑھنے کو ملتا ہے۔ (شعراء اہل حدیث کے بارے میں ایک مدلل اور مفصل مضمون جناب مولانا سلیم چنیوٹی حفظ اللہ تعالیٰ کا پڑھا جا سکتا ہے)

جناب حضرت علیم ناصریؒ کی اس تحریر میں جو واضح پیغام ہے اسے قبول کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر بہاء الدین نے اپنی اس شاہکار تصنیف کی ایک پوری جلد شعراء تحریک ختم نبوت کے نام کر دی ہے۔ اس جلد میں سب سے پہلے مولوی خدا بخش واعظؒ کا کلام شامل ہے جس کے بارے میں مولف تحریک ختم نبوت لکھتے ہیں کہ مولانا خدا بخش واعظؒ کاروان تحریک ختم نبوت میں ابتداء ہی میں شامل ہو گئے تھے۔ آپؒ، مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھویؒ کے مرید اور اچھے پنجابی واعظ تھے، گھوم پھر کر تبلیغ کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ جب مرزا غلام قادیانی کے دعاوی سامنے آنے پر شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے اپنے ماہنامہ اشاعۃ السنہ میں ان کا ردّ شروع کیا تو مولوی خدا بخش صاحبؒ، مولانا بٹالویؒ کی تحریروں میں موجود دلائل سے لیس ہو کر عوامی سطح پر مرزا قادیانی کے ردّ میں مصروف ہو گئے۔ آپ کی پنجابی نظمیں اس دور میں مقبول عام ہوئیں جب شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، قاضی فضل احمد لدھیانوی مرحوم، پیر مہر علی شاہ گولڑوی مرحوم، مولانا انوار اللہ حیدرآبادی جیسے کارکنان تحریک ابھی منظر عام پر ہی نہیں آئے تھے۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ شاعری ایک باقاعدہ اصول اور فن رکھتی ہے' اس کی بنیاد علم و عروض پر ہوتی ہے۔ شاعری دراصل محض ایک تفریح اور خوشدلی کا ذریعہ نہیں بلکہ اس سے بہت بڑے بڑے کام لئے جا سکتے ہیں۔

مولوی خدا بخشؒ مرحوم کی کچھ نگارشات قبل ازیں بعنوان مثنوی معیار الحق وغیرہ نقل ہو چکی ہیں، لیکن ان کی سب سے پہلی نظم فصل الخطاب جو ۱۸۹۳ء کے گرد و پیش کی ہے، دست یاب نہ ہو سکنے کے باعث تا حال شامل سلسلہ نہیں ہو سکی تھی۔ بحمد اللہ! عزیزم سہیل نے اس نظم کو اب کہیں سے حاصل کر لیا ہے' اس لئے بحذف چند اشعار (جو ٹھیک طرح پڑھے نہیں جا سکے) یہاں نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔ پنجابی اشعار کے ساتھ کہیں کہیں حسب ضرورت اردو حواشی شامل کر دئے گئے ہیں جو عموماً اشاعۃ السنہ سے منقول تحریروں پر مشتمل ہیں۔

فصل الخطاب کے بعد تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے ایک اور معروف کارکن ملا محمد بخش لاہوریؒ کی ایک تحریر بعنوان جشن ڈائمنڈ جوبلی کی عجیب یاد گار اور ان کی ایک نظم بعنوان: گرگ کہن قادیانی اور اس کی جورو کی لڑائی، نقل کی جا رہی ہیں۔ ان کے بعد جناب محمود گنجوی صاحب مرحوم کی ایک تحریر بعنوان: حملہ آسمانی در بارہ شکست کادیانی، نقل ہوئی ہے جو ۱۸۹۶ء۔ ۱۸۹۷ء کے دور سے تعلق رکھتی ہے۔

اس کے بعد منشی سعد اللہ لدھیانویؒ مرحوم کا ذکر خیر ہے۔ منشی صاحب ہندومت ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ اسلامی لٹریچر، عقائد، تاریخ وغیرہ سے خوب واقف تھے اور بہت اچھے شاعر تھے۔ اردو پنجابی اور فارسی میں مشق سخن فرمایا کرتے تھے۔ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے دوستوں میں سے تھے، اور ردّ قادیانیت میں ان کی سرگرمیوں میں ان کے مددگار۔ بنابریں مرزا غلام احمد قادیانی ان سے بہت نالاں رہتے تھے۔

منشی سعد اللہ صاحبؒ لدھیانہ کے ایک ہائی سکول میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد ۱۹۰۷ء میں آپ کی وفات ہوئی تو مرزا صاحب قادیانی نے اپنا ایک نشان پورا ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ میں نے سعد اللہ کے ساتھ، اور اس نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا، اور میں نے کہا تھا کہ تو ابتر ہے، اور میرے سامنے مرے گا، وغیرہ وغیرہ، اب دیکھو کہ میں زندہ ہوں اور سعد اللہ مر گیا ہے۔ اس موضوع پر مرزا قادیانی نے اپنی زندگی کے آخری دور کی کتابوں حقیقۃ الوحی (جو ان کی موت سے تقریباً ایک سال پہلے شائع ہوئی)، اور چشمہ معرفت میں (جو ان کی زندگی کے آخری مہینے میں شائع ہوئی) میں تفصیلاً لکھا اور منشی صاحب کی موت کو بڑے زور شور سے اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا۔ دوسری طرف شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے اخبار اہل حدیث امرتسر میں مرزا قادیانی کے اس دعوے کے تار و پود بکھیرے۔

مرزا غلام قادیانی کی موت کے بعد ان کے مریدین بھی اپنے پیر و مرشد کی باتیں دہراتے رہے۔ بنابریں مسلمان علماء بھی اس موضوع پر لکھتے رہے۔

منشی سعد اللہ لدھیانویؒ کی نظم و نثر پر مشتمل کچھ رسالے مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کی لائبریری سے حاصل کئے تھے، اور ان کی چند نظمیں شحنہ ہند میرٹھ کے ضمیموں سے لی گئی ہیں۔ خیال رہے کہ جو کچھ ملا ہے وہ بہت پرانے اوراق کی فوٹو کاپیاں ہیں، جنہیں پڑھنا بعض اوقات مشکل ہوتا ہے، اسلئے میں نے کچھ اشعار حذف کر دیئے ہیں۔ یوں کم و بیش تین صد صفحات میں منشی سعد اللہؒ کی نظم و نثر کے نمونے جا بجا مفید حواشی سے مزین کر کے نذر قارئین کئے گئے ہیں۔

منشی سعد اللہؒ مرحوم کی نگارشات کے بعد مولوی عبدالحیؒ آف کلاس والا ضلع سیالکوٹ کی طویل پنجابی نظم: امداد رحمانی فی کشف عقیدہ قادیانی، نقل کی گئی ہے اور اسے بھی جا بجا اردو حواشی سے مزین کیا گیا ہے۔ یوں اس کتاب کی حیثیت ایک عمدہ علمی دستاویز کی ہو گئی ہے۔ تاہم جو اشعار پڑھے نہ جا سکے انہیں ترک کر دیا گیا۔ امید ہے کہ قارئین اس سے صرف نظر فرمائیں گے۔

اس جلد کے آخر میں قاضی ظفر الدینؒ کا عربی قصیدہ رائیہ شامل کیا گیا ہے' اس قصیدہ کی اہمیت اہل علم پر مخفی نہیں' خاص طور پر اس راہ عزیمت میں کودے ہوئے جانثاران رسول ﷺ کی نظر میں اس کی ایک خاص اہمیت ہے۔ بالخصوص اس راہ میں اپنی زندگی وقف کرنے والے دیوبند مکتب فکر کے معروف خطیب جرنیل تحریک ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا حفظ اللہ تعالیٰ کے اس قصیدہ کی اہمیت کے بارے میں درج ذیل الفاظ سے خود ہی اندازہ لگا لیجیے جو انہوں نے اپنی تصنیف احتساب قادیانیت کی جلد ۵۹ کے مقدمہ میں رقم فرمائے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ عرصہ ہوا فقیر نے احتساب قادیانیت کے نام پر رد قادیانیت پر اکابر کے رشحات قلم کو یک جا کرنا شروع کیا۔ اس دوران میں مرزا قادیانی کے قصیدہ کے جواب میں تمام قصائد کو جمع کرنے کا خیال ہوا کہ ان سب کو بھی ایک جلد میں جمع کر دیا جائے۔ اب حضرت مولانا قاضی ظفر الدینؒ کے قصیدہ رائیہ جوابیہ کی تلاش شروع ہوئی۔ اوائل ۱۹۰۷ء کے پرچہ ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر کی تلاش ایک سو سال بعد شروع ہوئی۔ اخبار جو پڑھنے کے بعد ٹھکانے لگ جاتے ہیں سو سال بعد ان کی تلاش جوئے شیر لانے کے مترادف تھی۔ فقیر نے سالہا سال اس کی تلاش میں در، در کی ہوا کھائی۔ احتساب کی جلد اول سے شروع ہو کر ۵۸ تک شائع ہو گئیں۔ ایک عرصہ بیت گیا۔ چہار جانب تلاش کے باوجود قصیدہ نہ ملا اور قریباً ملنے سے مایوسی ہو چلی۔ اب اس خیال نے جڑ پکڑنا شروع کر دی کہ احتساب قادیانیت کے کام کو قصائد کی جلد کے بغیر سمیٹ اور لپیٹ دیا جائے۔ اسی دوران میں ایک دن جناب سہیل گورداسپوری کا فون آیا کہ قصیدہ رائیہ جوابیہ مل گیا ہے۔ فرمائیں تو ای میل سے بھجوا دوں۔ فقیر نے عرض کیا کہ چند دنوں تک خود لینے کے لئے حاضر ہوں گا۔ اس قصیدہ کی فوٹو کاپی لایا۔ قصیدہ کیا ملا... سالہا سال کی گم شدہ متاع عزیز حاصل ہو گئی۔ فقیر راقم کو مؤلف تحریک ختم نبوت کی طرف سے اس قصیدہ کی کمپوزنگ اور اس کا پرنٹ بھی مل گیا۔ یوں سالہا سال بعد کی جد وجہد سے اس قصیدہ کو کتابی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ فقیر کے جسم کا رواں رواں رب کریم بے نیاز کے درواہ پر سراپا عجز و نیاز ہے۔ بڑھاپے میں سیدنا زکریا علیہ السلام کو سیدنا یحییٰ علیہ السلام جیسا بیٹا دیا۔ فقیر کو قصیدہ کیا ملا کہ حیی و قیوم نے بڑھاپے میں سراپا شکر بنا دیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

مسئلہ ختم نبوت حکومت پاکستان نے ماضی قریب میں حکومتی سطح پر بااحسن حل کر دیا تھا اس لئے بہت سے لوگ اب اس مسئلہ کو ماضی کا قصہ پارینہ سمجھتے ہوئے اس میں دل چسپی نہیں لیتے لیکن حقیقت میں یہ مسئلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا بلکہ اس مسئلہ کے حل میں علمائے اہل حدیث

باقی صفحہ 13 پر

استدراک ردقادیانیت

قسط نمبر13

علمائے اہل حدیث کی خدمات

تحریر: جناب عبدالرشید عراقی

مولانا عبداللہ ثانی امرتسری رحمہ اللہ

نامور عالم دین، واعظ اور مبلغ تھے۔ قادیانیت کی تردید میں ان کی خدمات قدر کے قابل ہیں۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کے تلمیذ تھے۔ ان کے بیشتر مضامین قادیانیت کی تردید میں اخبار اہل حدیث امرتسر میں شائع ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں سکونت اختیار کی اور اپنے مسلک اہل حدیث کی تبلیغ واشاعت میں گرانقدر خدمات دیں۔ آپ نے ۱۹۷۰ء میں انتقال کیا۔ تردید قادیانیت میں آپ کی کتاب درج ذیل ہے:

۱۴۸۔ فتح حقانی:

اس کتاب میں جھوٹے مدعیان نبوت کا ذکر کر کے مرزا غلام قادیانی کے الہامات اور پیشین گوئیوں کو پنجابی نظم میں لکھا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء)

مولانا عنایت اللہ اثری رحمہ اللہ

مولانا عنایت اللہ اثری (م ۱۹۸۰ء) صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ قادیانی فرقہ کی تردید میں آپ کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۴۹۔ ختم النبوۃ:

اس کتاب میں مسئلہ ختم نبوت کو ۸ آیات قرآنی ۴۲ احادیث نبویہ اور ۳ آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے واضح کیا ہے۔

۱۵۰۔ گوشالہ سامری اور رئیس القرین:

اس کتاب میں لفظ ''توفی'' کی بابت مرزا بشیر الدین محمود قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری کے درمیان جو خط وکتابت ہوئی تھی اس کو جمع کیا گیا ہے اور مولانا اثری مرحوم نے مرزا بشیر الدین کو چیلنج کیا تھا کہ وہ ان سے مناظرہ کے لیے تیار ہیں لیکن مرزا بشیر الدین کو سانپ سونگھ گیا۔ اور خاموشی اختیار کر لی۔ (صفحات ۴۴، سن اشاعت ۱۹۳۷ء)

۱۵۱۔ الویل فالویل لمن یکتل الکیل:

قاضی نذیر قادیانی کے رسالہ کے جواب میں تحریر فرمایا۔ (صفحات ۴۰، سن اشاعت ۱۹۶۳ء)

۱۵۲۔ بحر قلزم یا مسیح ابن مریم:

یہ کتاب مرزا قادیانی، حکیم نور الدین، بشیر الدین محمود اور مرزا ناصر احمد کے اُن بکواسات کے جواب میں ہے جو ان حضرات نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیے تھے۔ (صفحات ۴۴۰، سن اشاعت ۱۹۶۶ء)

۱۵۳۔ الکیل الموفی لمن یکتال علیہ معنی التوفی:

اس رسالہ میں لفظ ''التوفی'' پر بحث کی ہے اور قادیانی مصنفین کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ (صفحات ۸۰، سن اشاعت ۱۳۷۰ھ)

۱۵۴۔ الاخذ بالیمین من بشیر الدین:

اس رسالہ میں مرزا بشیر الدین کے کریکٹر پر گرفت کی ہے۔ (صفحات ۴، سن اشاعت ۱۹۶۲ء)

۱۵۵۔ البحث ؟؟؟؟ والعدل الحدث والمجد دوالبدل:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے مجدد ہونے کی تکذیب کی ہے۔ (صفحات ۹۴، سن اشاعت ۱۹۷۲ء)

۱۵۶۔ آئینہ مرزا:

اس کتاب میں مصنف نے تہذیب واخلاق سے متعلق قرآنی تعلیمات کو پیش کر کے مرزا قادیانی کی بداخلاقی وبدزبانی کو بیان کیا ہے۔ (صفحات ۱۲۲، سن اشاعت ۱۹۷۰ء)

۱۵۷۔ کیل واکتیال بمکیال دانیال:

دانیال کی ایک پیشین گوئی کو مرزا قادیانی نے اپنے اوپر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ مصنف نے اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے اس مزعومہ دعویٰ کی تردید کی ہے۔ (صفحات ۲۰، سن اشاعت ۱۹۷۶ء)

۱۵۸۔ کیا مرزائے قادیان عورت تھی؟:

مرزا قادیانی کے بکواسات میں یہ بھی شامل ہے کہ مجھے حیض آتا ہے، حمل ہوا وغیر ذلک۔ مصنف نے اس رسالہ میں ان بکواسات کا جائزہ لیا ہے اور یہ رسالہ مرزائیت کی رسوائی کا سبب ہوا۔ (صفحات ۴، سن اشاعت ندارد)

مولانا مصلح الدین اعظمی رحمہ اللہ

جماعت اہل حدیث ہند کے نامور عالم دین اور مصنف ۱۴۰۲ھ میں انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں حسب ذیل کتابیں لکھیں۔

۱۵۹۔ ختم نبوت کی حقیقت عقل ونقل کی کسوٹی پر:

یہ رسالہ مرزا بشیر الدین محمود کی کتاب ''ختم نبوت کی حقیقت'' کا جواب ہے۔ (صفحات ۱۶، طبع بنارس، سن اشاعت ندارد)

۱۶۰۔ مرزا غلام قادیانی اپنے عقائد، دعاوی اور تصانیف کے آئینہ میں:

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے عقائد کو اُن کی تصنیفات سے واقع کیا ہے اور اس کے مسیح موعود، مہدی اور نبی ہونے کی تردید کی ہے۔ (صفحات ۱۶، سن اشاعت ندارد)

۱۶۱۔ مدلل جواب:

ایک قادیانی مصنف نے مولانا اعظمی کے رسالہ ''مرزا غلام قادیانی اپنے عقائد، دعاوی اور تصنیفات کے آئینہ'' کا جواب لکھا۔ مولانا اعظمی نے اس قادیانی رسالہ کا جواب ''مدلل جواب'' سے دیا۔ (صفحات ۱۲، سن اشاعت ۱۹۷۸ء)

۱۶۲۔ دجال موعود:

اسی رسالہ میں مرزا قادیانی کے عقائد پر بحث فرمائی ہے اور اس کو دجال وکذاب قرار دیا ہے۔ اس رسالہ کا بنگلہ زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ (صفحات ۱۲، سن اشاعت ندارد)

۱۶۳۔ مرزا بشیر احمد قادیانی کی کتاب علم نبوت پر:

یہ رسالہ مرزا بشیر احمد قادیانی کی کتاب کا رد ہے۔ (صفحات ۱۶، سن اشاعت ندارد)

ایم ایس خالد وزیر آبادی

قادیانیت کی تردید میں ان کی حسب ذیل کتابیں ہیں:

۱۶۴۔ نوشتہ غیب:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے حالات، بچپن وجوانی، شادی اور محمدی بیگم سے عشق کی داستان، ناول کی طرز پر بیان کی ہے۔ (صفحات ۲۲۴، سن اشاعت ندارد)

۱۶۵۔ نبوت مرزا:

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے تمام دعاوی، مسیحیت، مہدویت اور نبوت کی تردید وتکذیب کی ہے۔ (صفحات ۲۸۸، سن اشاعت ندارد)

باقی صفحہ 11 پر

اُسوۂ حسنہ کی حفاظت

تحریر: جناب عطاء محمد جنجوعہ

قرآن حکیم اللہ ذوالجلال کا کلام ہے جو خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوا۔ آپ ﷺ نے قرآن کی جو تعبیر کی وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ وحی الٰہی قلب مصطفیٰ ﷺ میں محفوظ رہی۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں میں قرآن کے الفاظ اور مفہوم محفوظ رہا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین رحمہم اللہ میں، تابعین سے تبع تابعین کے دل ودماغ میں محفوظ رہے۔ جس طرح قرآن قیامت تک محفوظ رہے گا اسی طرح اس کے معنیٰ، مطلب اور تشریح محفوظ رہے گی۔ جب تک قرآن کی توضیح کی حفاظت پر یقین نہ ہو تو اس وقت تک قرآن کی حفاظت کا تصور محال ہے۔

اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

''یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔''

آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ قیامت تک امت کی رہنمائی کے لیے مرکز ومحور ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کا تقاضا ہے کہ کائنات کے امام محمد ﷺ کا اسوۂ حسنہ جو احادیث میں موجود ہے یہ بھی اللہ کے کرم سے محفوظ رہا ہے۔ یہ اللہ ذوالجلال کا نبی کریم ﷺ پر خصوصی خاص انعام اور آپ کا اعجاز ہے۔

اسلام میں داخل ہونے کے لیے اللہ کی توحید کے اقرار کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت ضروری ہے۔ منکرین حدیث کے لیے غور وفکر کا مقام ہے کہ اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کے لیے احادیث کے علاوہ کونسا اور پیمانہ ہے جس پر عمل کر کے رسالت کے تقاضوں پر عمل کیا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ جو احادیث میں موجود ہے ضائع نہیں ہوا بلکہ وہ بھی قرآن کی طرح محفوظ ہے۔

اسلام امن وسلامتی کا داعی ہے، خلافت کے سنہری دور میں دنیا کے کسی خطہ کا مظلوم فرد دارالخلافہ پہنچ کر ظلم کی داستان بیان کرتا تو مسلم حکمران اُس وقت تک چین سے نہ سوتے تھے جب تک فتنہ فساد ختم کر کے امن وامان قائم نہ کر لیتے۔ موجودہ حالات اس کے برعکس ہیں، استعماری قوتیں مسلمانوں کے خون کی پیاسی بن چکی ہیں۔ لاکھوں مسلمان دہشت گردی کا نشانہ بن رہے ہیں اس کے باوجود مسلم حکمران ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

نائن الیون کے بعد راقم نے خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ صیہونی ہدف سعودی عرب ہے۔ البتہ اس سے قبل مستحکم اسلامی حکومتوں کو مفلوج کرے گا۔ بدقسمتی سے مسلم دنیا مذہبی وسیاسی خانہ جنگی میں مبتلا ہے۔ سعودی عرب کے گرد ونواح میں ایسی حکومتیں قائم کرنے کی تگ ودو ہے جن کو سعودی حکومت سے نظریاتی اختلاف ہے۔

''یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔'' آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ قیامت تک امت کی رہنمائی کے لیے مرکز ومحور ہے۔

سید ابوالحسن علی ندویؒ نے ۱۳۷۳ھ میں اظہار خیال کیا تھا کہ عالم عربی اپنی خصوصیت اور سیاسی اہمیت کی بنا پر اسلامی قیادت کا بیڑہ اٹھائے۔ الحمد للہ اُن کی حسرت پوری ہوئی۔ سعودی عرب کی قیادت میں دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے ۳۴ اسلامی ملکوں کا فوجی اتحاد حال ہی میں تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ اتحاد خواہ جس نوعیت کا بھی ہے ملی اتحاد کے حامیوں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے، تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ اتحاد میں شامل ارکان عالمی قوتوں کی مرضی کو بالائے طاق رکھ کر آزادانہ پالیسی اپنائیں اور زیر غور مسئلہ کے مثبت ومنفی پہلوؤں پر بحث ومباحثہ کرنے کے بعد اتفاق رائے سے حکمت عملی اختیار کریں۔ اگر اس نے فقط قرار دادیں پاس کرنے پر اکتفا کیا تو فوجی اتحاد او آئی سی کی طرح مردہ ادارہ بن کر رہ جائے گا۔

مسلم دنیا کے جس مقام پر دہشت گردوں کے خاتمہ کی ضرورت محسوس ہو وہاں مشترکہ فوج امن قائم کرنے کا فریضہ انجام دے۔ جن مسلم علاقوں پر طاغوتی فوج براہ راست حملہ آور ہو، فوجی اتحاد حکمت عملی سے ان کو پسپائی پر مجبور کرے۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی ودیگر مسلم راہ نما جو طاغوت کی جیلوں میں بند ہیں اُن کی رہائی کے لیے عملی جدوجہد کی جائے۔

خلافت کے سائباں سے محرومی کے بعد اتحاد ویک جہتی کا مرکز حرمین شریفین ہے جہاں دنیا بھر کے مسلمان ایک امام کی اقتداء میں سربسجود ہوتے ہیں۔ یہود ونصاریٰ حرمین شریفین کو کھلا اور آزاد ماحول میں ہضم کرنے کی تگ ودو میں ہیں، وہ مسلمانوں کو دو مذہبی بلاکوں میں تقسیم کرنے کی مذموم پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ اس لیے اتحاد کو مسلکی تاثر سے آلودہ نہ کیا جائے۔ حرمین شریفین کے امن کو ٹھیس پہنچانے والوں کے خلاف سختی سے نمٹا جائے۔

الٰہی! ملت اسلامیہ کو طاغوتی شر سے محفوظ فرما اور اس فوجی اتحاد کو حرم کی پاسبانی کے لیے جسد واحد کی مانند باہم پیوست کر دے تاکہ علامہ محمد اقبالؒ اور دیگر بے چین روحوں کو سکون نصیب ہو جائے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

.....

غائبانہ نماز جنازہ

سانحہ گلشن اقبال لاہور ایک دلخراش واقعہ ہے اسی احساس کے پیش نظر یکم اپریل کو نماز جمعۃ المبارک کے بعد جامعہ ثنائیہ سبزی منڈی ساہیوال میں مولانا احمد یار صدیقی نے مرحومین کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی جس میں شہر بھر سے مذہبی، سماجی، سیاسی شخصیات اور یوتھ فورس کے اراکین نے شرکت کی۔ ماہانہ تبلیغی پروگراموں کے سلسلہ میں اسی روز بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدی پیپلز کالونی میں ایک تبلیغی پروگرام منعقد ہوا جس میں مولانا عمران اصغر نے خطاب فرمایا۔ قاری محمد ساجد تبسم، احباب جماعت اور یوتھ فورس کے ذمہ داران بھی شریک تھے۔

رانا محمد فاروق، ناظم نشر واشاعت 0312-6902343

یادِ رفتگان

حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ گورداسپوری

تحریر: جناب پروفیسر خالد ظفر اللہ

بابائے تبلیغ، بقیۃ السلف حضرت مولانا عبداللہ گورداس پوری (المعروف باباجی بورے والا) جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے زیر اہتمام 63ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس (منعقدہ 16-17 مارچ 2012ء بروز جمعہ، ہفتہ) میں خطبہ صدارت ارشاد فرمانے کے لیے فیصل آباد سے ماموں کانجن جارہے تھے۔ بعد از عصر بروز ہفتہ باباجی نے ہمراہ پوتوں اور نواسوں کے غریب خانہ (رندھاوا ہاؤس، فرید ٹاؤن، سمندری) کو شرف زیارت و لقاء سے نوازا۔ آپ کے قدوم میمنت لزوم سے میرے خاندان کی خوشی دیدنی تھی۔ تمام افراد خاندان شاداں و نازاں تھے کہ باباجی کی زیارت ہوگئی اور دعائیں بھی خوب۔

گھر میں ایک طرف میتھی خشک کرنے کی غرض سے پھیلا رکھی تھی۔ باباجی نے دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا: میتھی خشک کی جارہی ہے بعد ازاں سالن میں استعمال کریں گے۔ استفہامیہ انکاری کے انداز میں فرمایا: یہ صرف سالن کے کام ہی آتی ہے اس کے پکوڑے نہیں بن سکتے؟ اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوسکتی تھی کہ باباجی کی پکوڑوں کی فرمائش سامنے آئی۔ ان کی بہو نے علاوہ پرتکلف چائے کے عقیدت و محبت کے ساتھ فوراً پکوڑے بھی پیش کر دیئے جو آپ کو بہت پسند آئے' مزے مزے سے کھاتے جارہے تھے اور ساتھ ساتھ ڈھیروں دعائیں بھی دے رہے تھے اپنی اس بہو کو جو کہ آپ کے مدرسہ بھینی سدھواں امرت سر (ہندوستان) دور کے دوست اور ساتھی، میرے ماموں جان حافظ عبدالکریم رندھاوا آف اڈا پرمٹ، لودھراں کی بیٹی ہے۔

پسرگان عطاءاللہ مجاہد اور امراللہ ارسلان نے باباجی کی زندہ دلی والی مجلس کا نظارہ کیا اور زندگی زندہ دلی کی جیتی جاگتی مجسم تصویر باباجی کو دیکھا بھی۔ برادرم سہیل اظہر صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) نے پیش کئے جانے والے صدارتی خطبہ کی کاپی عنایت فرمائی جو کہ بطور سوغات محفوظ ہے (جزاھم اللہ فاحسن الجزاء)

باباجی کی یہ تشریف آوری ان کے اخلاق عالیہ کا تسلسل تھی۔ باباجی اپنے اسلاف کو یاد رکھنے والے عظیم رویے کے مالک تھے۔ اس تشریف آوری سے قبل بھی ہمیں دعاؤں کی سوغات دینے کی فرصت کی تلاش میں رہتے تھے۔ برادر مکرم طارق عبداللہ رحمہ اللہ کی سمندری شہر میں بیرون غلہ منڈی مین روڈ پر زرعی ادویات کی دکان تھی۔ باباجی فیصل آباد کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے یا واپس گزرتے ہوئے اکثر دکان پر ٹھہر جاتے۔ اپنے استاد محترم مولانا عطاءاللہ عرف مولوی اللہ دتہ شہید (م 1947ء) کے پوتے، اپنے دوست ہمارے والد گرامی مولانا محمد داؤد کے بڑے بیٹے طارق عبداللہ کے ہاں بڑی عمدہ چائے نوش فرماتے، اپنی پسند کے پان کی فرمائش کرتے۔ یوں شرف زیارت و لقاء اور دعاؤں کی سوغات دے کر راہی منزل ہوتے۔ راقم السطور شعبہ اسلامیات گورنمنٹ پوسٹ گریجوائیٹ کالج سمندری میں تعینات تھا۔ کبھی کبھار کالج تشریف لاتے جہاں ہمارے دیرینہ بزرگ رفیق کار (ریٹائر) پروفیسر محمد شفیق شاہ صاحب آف تاندلیانوالہ کے ساتھ اپنے فرزند ارجمند محمد سلیمان اظہر صاحب (قلمی نام ڈاکٹر محمد بہاءالدین) کی پنجاب یونیورسٹی دور کی یادیں تازہ کرتے۔ جناب شفیق شاہ صاحب ڈاکٹر بہاءالدین صاحب کے یونیورسٹی فیلو، ڈیپارٹمنٹ فیلو اور ہاسٹل فیلو تھے۔ جناب ڈاکٹر صاحب کے کلاسوں میں علمی کارناموں، ہاسٹل میں دھوتی باندھنے، بنیان پہننے مطالعاتی سرگرمیوں اور تحقیقی کاوشوں کا ذکر خیر کرتے اور چائے کی میز پر ان باتوں کی مٹھاس کے ساتھ تادیر باباجی لطف اٹھاتے۔ اتنی دیر میں ملازم آپ کی فرمائش کے پان لا چکا ہوتا۔ ظرافت و مزاح اور قہقہوں کی اس محفل میں برمحل داعیانہ ارشادات بھولتے نہیں تھے۔ یہ مجلس اپنے عروج پر ہوتی اور باباجی فرماتے کہ اچھا بیٹا! میں اب جارہا ہوں اور چل دیتے۔

اپنے اسلاف کو یاد رکھنے کی بات ہورہی ہے۔ اسی سلسلے نہ صرف ہم پوتوں کو یاد رکھتے بلکہ ہمارے انتہائی عالم فاضل چچا جان محترم و مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب سے ملاقات کے لیے فیصل آباد آمد پر اکثر و بیشتر ان کے گھر تشریف لاتے۔ گپ شپ ہوتی، یاد ماضی تازہ کی جاتی، بزرگوں کا ذکر خیر ہوتا۔ اپنے اپنے گھروں پر اپنی اپنی آل و اولاد کے احوال ایک دوسرے کو سناتے۔ یار زندہ صحبت باقی کی آس اور امید پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے۔

ہمارے ہاں ان کی آخری آمد ہوگی یہ تو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ ہم تو باباجی کی آمد کے بعد سے تقریباً روزانہ ہی گھر پر ان کی باتیں یاد کر کے خوش ہورہے تھے۔ 6 مئی 2012ء کو برادرم سہیل صاحب کا فون آیا کہ باباجی کی صحت بہت خراب ہوگئی تھی۔ ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد اب گھر تشریف لا چکے ہیں لیکن صحت ابھی بحال نہیں ہوئی۔ بلکہ۔۔۔۔ بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ باباجی کے ہزاروں عقیدت مندوں کی طرح ہم سب افراد خانہ کے دل سے بھی دعائیں نکل رہی تھیں۔

یا الٰہی! باباجی کا سایہ ہم سب پر تادیر سلامت رکھنا مگر کب تلک؟ آخر وہ اٹل گھڑی آن پہنچی جب دل کی دھڑکن ساتھ چھوڑ جاتی ہے' نبض رک جاتی ہے۔ بظاہر نظر پتھرا جاتی ہے لیکن حقیقت میں وہ (یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضية مرضية) کا نظارہ کررہی ہوتی ہے۔

اس قیامت خیز گھڑی (2012-5-7 بعد از دوپہر بروز سوموار) کی خبر بھی برادرم سہیل صاحب نے دل پر پتھر رکھ کر دی۔ کیونکہ ٹیلی فون پر اطلاع دیتے وقت آواز نہ صرف افسردہ بلکہ رندھی ہوئی تھی' زبان ساتھ

باباجی نے عمر رفتہ دعوت و تبلیغ میں بسر کی۔ عمر بھر مسلک حقہ کی حقانیت ڈنکے کی چوٹ بیان کی لیکن کبھی دوسروں کی دل آزاری کا انداز بیان اختیار نہ کیا' ہمیشہ دلداری والا کلمہ خیر ہی کہا' یہی ان کی عظمت کی دلیل ہے۔

نہیں دے رہی تھی' الفاظ کا تسلسل بھی ٹوٹ رہا تھا کیونکہ دل ٹوٹ چکا تھا۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

دادے پوتے کی جدائی کا غم وہ پوتا ہی جانتا تھا جس نے دادا جان کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی تھی۔ پہلے اپنی انگلی دادا جان کے ہاتھ دے کر ان کے سہارے چلنا سیکھا۔ پھر وہ وقت بھی آیا جب دادا جان کی انگلی اب جوان پوتے کے ہاتھ میں تھی اور اب یہ پوتا ان کا سہارا تھا۔ دعوتی تبلیغی اسفار ہوں یا خاندانی تقاریب جناب سہیل صاحب کے بغیر باباجی بیرون شہر سفر پر جا ہی نہیں سکتے تھے۔

باباجی اللہ کے ولی تھے' مشہور روایت ہے کہ ایک دفعہ ماموں کانجن کانفرنس میں جب آپ کی تقریر کی باری آئی تو گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ کسی لمحے بھی موسلا دھار بارش کا آغاز ہوا چاہتا تھا' آپ نے بادلوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اب تمہارے برسنے کی گھڑی نہیں، عبداللہ کے گرجنے کی باری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ولی اللہ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کی لاج رکھی کیونکہ یہ ایسے بندے اس حدیث ["لواقسم علی اللہ لابرہ"] (صحیح مسلم) کا مصداق ہوتے ہیں کہ دنیا والوں کے ہاں تو ان کی کوئی خاص قدرومنزلت نہیں ہوتی لیکن اگر وہ اللہ کے بارے میں قسم کھا کر کچھ کہہ دیں تو اللہ ان کی قسم کی لاج رکھتے ہیں۔ ایسے ہی ہوا، بادل چھٹ گئے' بارش ٹل گئی اور قرآن وسنت کی دعوت کے موتیوں کی باباجی نے خوب برکھا برسائی۔ ایسے اللہ والے بزرگ کی آخری سانس تک خدمت کرنا اور دعائیں لینا یہ جناب سہیل صاحب کا ہی مقدر تھا۔ سہیل صاحب نے نوجوانوں کے لیے بزرگوں کی خدمت کی اعلیٰ مثال قائم کر کے دکھائی۔

باباجی کے بعد اب کون ہے جو بقیۃ السلف کہلانے کا حق دار ہو؟ آپ اپنے اسلاف کی زندہ جاوید تصویر تھے اور تاریخ بھی۔ تاریخ کے دھارے پر جب بہہ نکلتے تو پھر مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ اور مناظر اہل حدیث مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ سے ان کی عقیدت و محبت دیدنی ہوتی تھی۔ برصغیر میں تاریخ اہل حدیث کے تقریباً پون صدی کے آپ نہ صرف عینی شاہد تھے بلکہ عملی مرتب بھی۔ جس کی قلمی توفیق اب اللہ تعالیٰ نے آپ کے صلبی وعلمی وارث جناب ڈاکٹر محمد بہاالدین صاحب (حال مقیم برطانیہ) کو عطا فرمائی ہے کہ برصغیر کی مکمل تاریخ اہل حدیث مرتب فرما رہے ہیں (تا حال 7 جلدیں سپرد قلم کر چکے ہیں' ان میں سے 6 انڈیا میں اور ابتدائی 4 پاکستان میں طبع ہو چکی ہیں باقی ماندہ ہر دو جگہ پر زیر طبع ہیں) اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و سائل وافرہ اور مہلت تامہ عطا فرمائے کہ تحریک ختم نبوت (تا حال تحریر کردہ 58 جلدوں میں سے 23 ہندوستان اور پاکستان میں طبع ہو چکی ہیں اور غیر مطبوع جلدیں انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں) جیسے عظیم کام کی طرح تاریخ اہل حدیث کی کئی ایک جلدوں اور ہزاروں صفحات میں تکمیل آپ کا مقدر ٹھہرائے (آمین ثم آمین)

باباجی کے انتقال پر ملال کی غمناک خبر کے ساتھ ہی یادوں کی بارات امڈتی چلی آئی۔ باباجی ہمارے دادا جی مولانا عطااللہ شہید (تفصیلی حالات: محمد اسحاق بھٹی، کاروان سلف، مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد۔ 2003ء ص 65 تا ص 87) کے چہیتے شاگرد تھے۔ بذلہ سنج طبیعت اور لطافت وظرافت کے غلبے کے باوجود آپ انتہائی محنتی اور ذہین، مطیع اور فرمانبردار تھے۔ اس فرمانبرداری کے رویے کی بدولت دادا جان کے ہاں وہ گھر کے ایک فرد گردانے جاتے تھے۔ بچپن سے لڑکپن اور شاگردی کے اس دور میں آپ اپنے دیگر ساتھیوں میں پرمزاح حرکات کی بدولت ممتاز ومنفرد تھے۔ آپ کی اس دور کی بہت سی شرارتوں کے میرے کئی ایک بزرگ شاہد بھی تھے اور راوی بھی جو کہ اب سارے کے سارے ہی آخری گھروں میں آرام فرما رہے ہیں۔ (اللھم نور قبورھم و برد مضجعاتھم)

باتوں میں مزاح تو آپ کی فطرت ثانیہ تھا لیکن بعض خطیبوں اور واعظوں کی طرح آپ نے کبھی سٹیج پر معیار سے گری ہوئی حرکت یا بات نہیں کی۔ آج کے بعض خطیب جوش خطابت میں بہک جاتے ہیں اور معاملہ (انتہائی معذرت کے ساتھ) سوقیانہ انداز تک جا پہنچتا ہے جو کہ مذہبی سٹیج کے قطعاً شایان شان نہیں ہوتا۔

باباجی حس مزاح زندہ کر کے سامعین کو زندہ رکھنے کا گر جانتے تھے جس سے تقریر کے آخری لفظ تک سامعین کی دلچسپی قائم رہتی تھی۔

باباجی نے عمر رفتہ دعوت وتبلیغ میں بسر کی۔ عمر بھر مسلک حقہ کی حقانیت ڈنکے کی چوٹ بیان کی لیکن کبھی دوسروں کی دل آزاری کا انداز بیان اختیار نہ کیا' ہمیشہ دلداری والا کلمہ خیر ہی کہا' یہی ان کی عظمت کی دلیل ہے۔ آپ (ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة) (النحل) کی عملی تعبیر تھے۔ قرآن وسنت کی کھری دعوت داعیان مسلک حقہ کا امتیاز رہنی چاہیے اور یہ دعوت قرآنی خطوط پر مرتب ہونی چاہیے۔

باباجی نے رواداری یا پاس داری کے نام پر کبھی اظہار حق میں مداہنت نہیں برتی تھی۔ احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ علی الاعلان ادا فرماتے تھے۔ آپ کے وعظ ونصیحت میں صداقت حق کا رنگ نمایاں ہوتا تھا۔ جب مرزائی آپ کو زچ کرنے کی خاطر سوال کرتے کہ تمہارے عقیدے کے مطابق جب عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں واپس آئیں گے تو یہاں پر شادی بھی کریں گے تو ان کی شادی کس گھرانے میں ہوگی؟ باباجی سوال کی چبھتی ہوئی طنز سمجھتے تھے، بڑے پیار سے فرماتے: اوکملیو (ارے نادانو)! جاٹ، جاٹ کے گھر، آرائیں، آرائیں کے گھر، راجپوت، راجپوت کے گھر اور سید، سید کے گھر ہی شادی کرتا ہے اب نبی، نبی (خود ساختہ) کے گھر ہی بارات لے کر آئے گا۔ بلکہ میں اس بارات کا سڑ بالھا بن کر ساتھ آؤں گا۔ تو وہ لوگ اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے بلکہ (فبهت الذي كفر) (البقرۃ) کا سا حال ہوتا تھا۔ سچے نبی کے سچے متبع سے جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکاروں کے لیے وافر سامان ندامت وشرمندگی موجود ہوتا تھا' شاید کہ سمجھ جائیں۔

دعوت وتبلیغ کے میدان میں آج اس طنز کے وار کو سہہ جانے والے رویے کی شدید ضرورت ہے۔ آپ کا مخاطب چاہے کتنے ہی بے ہودہ رویے پر اتر آئے۔ باباجی کی طرح زندہ دلی سے اس کو نہ صرف برداشت کریں بلکہ دلیل صادقہ اور انداز قاطعہ سے لاجواب کریں' اسے اس کے گمراہ کن افکار ونظریات اور تباہ کن اعمال و

باباجی کے تبلیغی دوروں میں دنیاوی مفادات مدنظر نہیں ہوتے تھے۔ دنیا کمانے کی غرض سے یہ سفر نہیں ہوتے تھے بلکہ مسلک حقہ کی دعوت پہنچانے کی غرض سے اور اس مشن پر آپ تا دم واپسیں قائم رہے۔

افعال پر خوب خوب متنبہ کریں لیکن طیش میں ہرگز ہرگز نہ آئیں۔ جس طرح باباجی شاید زندگی بھر دعوت وتبلیغ کے میدان میں برہم مزاج نہیں ہوتے ہوں گے۔ باباجی کی تقریر کے شائقین پہلے پہل بس ایک خط لکھا کرتے تھے اور قافلہ دعوت وتبلیغ کے دیگر ہمراہیوں مناظر اسلام مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، واعظ خوش الحان حضرت مولانا محمد حسین شیخوپوری رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ کی طرح کلے پر پگڑی باندھے صاف ستھرے لباس میں خراماں خراماں پیدل چلے آرہے ہیں، تانگے پر تشریف لا رہے ہیں، نہ آنے سے پہلے لمبے چوڑے القابات اور اشتہار میں لازمی اور نمایاں طور پر نام آنے کی شرط ہوتی تھی، نہ آنے کے بعد ہٹو، بچو کے پروٹوکول کا مطالبہ تھا، نہ ہی آ گیا، آ گیا، شیر پنجاب آ گیا جیسے نعروں کی للکار اور یلغار کا خفیہ اہتمام ضروری تھا۔ عام شریف آدمی کی طرح جلسے کے میزبان کے ہاں تشریف لاتے۔ اگر دوپہر کا وقت ہوتا تو کھانا تناول فرماتے اور اگر رات کا وقت ہوتا، چاہے کتنا ہی مزیدار کھانا کیوں نہ تیار کر رکھا ہو باباجی نے بس دودھ کا پیالہ ہی نوش فرمانا ہے۔ غالباً تا دیر صحت سلامتی کے ساتھ زندہ رہنے میں باباجی کی کھانے پینے میں انتہائی احتیاط کا بھرپور حصہ تھا۔

باباجی کے تبلیغی دوروں میں دنیاوی مفادات مدنظر نہیں ہوتے تھے۔ دنیا کمانے کی غرض سے یہ سفر نہیں ہوتے تھے بلکہ مسلک حقہ کی دعوت پہنچانے کی غرض سے اور اس مشن پر آپ تا دم واپسیں قائم رہے۔ زندگی بھر اہل علم کی وضع داری پر کبھی حرف نہیں آنے دیا۔ کسی جگہ پر کبھی ایسا رویہ اختیار نہیں کیا جو اہل علم کی شان کے منافی ہو۔ ایسے بزرگوں کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ ان کی اعلیٰ روایات کو لے کر ہی آگے بڑھنا چاہیے۔ باباجی آج کل کے بعض نامور واعظین کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ان کے پاس علم بالکیسٹ ہے۔ ان کے علم وفضل کا منبع و ماخذ پسندیدہ خطباء کی کیسٹیں ہیں۔ صاحب کیسٹ، خطیب صاحب، واعظ صاحب نے جو جو کچھ بیان فرمایا ہے یہ بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ اس میں کس قدر صحیح احادیث ہیں اور کس قدر ضعیف بلکہ موضوع روایات بھی ہیں۔ ان علم بالکیسٹ والے واعظین عظام کے حافظے قابل داد ہیں کہ صاحب کیسٹ نے جہاں وقفہ فرمایا ہے یہ بھی فرماتے ہیں۔ بلکہ اس نے جہاں کھنگھورا مارا ہے یہ بھی مارتے ہیں۔ یہ ایک کیسٹ رٹ کر ملک بھر میں جگہ جگہ تقریروں کا سلسلہ چلا لیتے ہیں۔ اگلے راؤنڈ میں کوئی دوسری کیسٹ یاد کی اور پھر سے علم بالکیسٹ کی برکات جاری ہو جاتی ہیں۔

باباجی اس پر یہ بھی واضح کرتے تھے کہ یہ علم بالکیسٹ والے خطباء کرام کسی مسجد میں ایک سال سے زائد ٹک نہیں سکتے' وجہ صاف ظاہر ہے کہ سال کے 52 جمعے یاد ہیں جب کیسٹوں والا علم پورا ہوا' حضرت صاحب کی نئی مسجد تلاش شروع، یہ سالانہ بنیادوں پر مساجد تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ خود خطبات کی تیاری کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ جبکہ باباجی فرمایا کرتے تھے کہ میرے استاد محترم مولوی عطاءاللہ شہید کی ہدایت اور تربیت تھی کہ بلا تیاری خطبہ جمعہ ارشاد نہیں فرمانا۔ باباجی کے بقول میرے استاد محترم نے 1953ء میں مجھے خود پہلا خطبہ جمعہ لکھ کر دیا تھا۔ یہ خطبہ باباجی سال میں ایک دفعہ عقیدت و محبت سے ضرور دہرایا کرتے تھے اور سامعین کو اپنی پہلی تقریر سے پھر سے لطف اندوز کرتے تھے۔ استاد محترم کی نصیحت اور تربیت کے زیر اثر باباجی ہمیشہ خطبہ اور درس تیاری کر کے ہی ارشاد فرماتے۔ یہی وجہ ہے کہ باباجی کو سالانہ بنیادوں پر تبدیلی مسجد کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ بلکہ بورے والا کی مرکزی مسجد اہل حدیث ہی نہیں یہ شہر بھی اب آپ کے نام کا لاحقہ بن چکا تھا۔ کون سے مولانا عبداللہ صاحب؟ مولانا عبداللہ آف بورے والا سے آپ دیگر عباداللہ سے ممیز کئے جاتے تھے۔ باباجی فرمایا کرتے تھے کہ مولوی کا اور مسجد کا مرتے دم تک کا ساتھ ہونا چاہیے۔ اور یہی نبی علیہ السلام کی سنت ہے جس طرح نبی علیہ السلام نے اللھم بالرفیق الاعلیٰ کا سفر اپنی مسجد یعنی مسجد نبوی سے اختیار کیا اسی طرح مولوی کا بھی مسجد سے ہی جنازہ اٹھنا چاہیے۔ باباجی نے جو کہا کر کے دکھا دیا' تقریباً 63 سالہ خدمات کے بعد آپ کا جنازہ مرکزی مسجد اہل حدیث بورے والا سے ہی اٹھا۔ اللہ اللہ! یہ کیسے عظیم لوگ تھے جو کہا وہ کر کے بھی دکھایا۔ ایک ہی مسجد کے ساتھ اپنا جینا مرنا وابستہ کیے رکھا۔

8 مئی 2012ء بروز منگل صبح تقریباً نو بجے کے قریب جنازے میں شرکت کی خاطر سمندری سے بورے والا پہنچا۔ آپ کی چارپائی پس پردہ عورتوں کے درمیان پڑی تھی۔ مسجد کے صحن میں ملک کے اطراف و اکناف سے علماء کرام، شیوخ عظام ہی نہیں دور دراز دیہاتوں سے سادہ لوح بھولے بھالے آپ کے عقیدت مند بھی چلے آرہے تھے۔ جو باباجی کی پرخلوص اور پر تاثیر دعوت وتبلیغ کا پھل تھا۔ جیسے جیسے نماز جنازہ کا وقت قریب ہو رہا تھا علم وفضل کے روشن مینار، زہد وتقوی کے پیکر ہی پیکر ہر طرف دکھائی دے رہے تھے۔ مسجد اپنی وسعت وفراخی کے باوجود تنگی داماں کا منظر پیش کر رہی تھی۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کا گورنمنٹ کالج بورے والا کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں اہتمام تھا۔ کالج گراؤنڈ کو پولیس کے جوانوں نے سیکورٹی کے نقطہ نظر سے مکمل طور پر اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔ لاؤڈ سپیکر پر باباجی کی مذہبی، مسلکی و تحریکی سرگرمیوں کو سراہنے والوں میں ہر طرح کے عقیدت مند تھے۔ شیوخ الحدیث، علماء کرام، صلحاء عظام، دیگر مسالک کے علاوہ عوامی سیاسی نمائندے بھی موجود تھے۔ وقت کی نزاکت کے پیش نظر اکثر وبیشتر احباب گرامی سے معذرت کرنا پڑی اور ہزاروں سوگواروں کی آہوں اور ہچکیوں میں فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ نے نماز جنازہ کی پر سوز لہجے میں امامت فرمائی۔ آخر کار اپنے عقیدت مندوں کو ہمیشہ ہنسانے والا اب ہمیشہ ہمیش کے لیے شہر خموشاں کی طرف سفر طے کرتے ہوئے بالکل خموش تھا لیکن چہرہ پر نور تھا۔ (اللھم نور قبرہ وبرد مضجعہ)

اللہ تعالیٰ آپ کے صلبی پسماندگان عزیز واقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے عقیدت مندوں کو قرار نصیب فرمائے جو زندگی کی آخری سانس تک اب باباجی کی پرازمزاح وعظ کے لیے ترستے رہیں گے۔

باباجی نے جو کہا کر کے دکھا دیا' تقریباً 63 سالہ خدمات کے بعد آپ کا جنازہ مرکزی مسجد اہل حدیث بورے والا سے ہی اٹھا۔ اللہ اللہ! یہ کیسے عظیم لوگ تھے جو کہا وہ کر کے بھی دکھایا۔ ایک ہی مسجد کے ساتھ اپنا جینا مرنا وابستہ کیے رکھا۔

تحفظ حقوق نسواں بل خلاف شریعت اور بدنیتی پر مبنی.....علمائے اہل حدیث کا متفقہ فیصلہ

حکومت پنجاب کی طرف سے اسمبلی میں منظور کیے جانے والے حالیہ تحفظ نسواں بل کے شرعی، قانونی اور اخلاقی وسماجی پہلوؤں پر غور وخوض کے لیے ڈویژن فیصل آباد کے اہلحدیث علماء ومشائخ کا ایک نمائندہ اجلاس زیر سرپرستی محقق العصر حضرت مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ، رئیس ادارہ علوم اثریہ 5 اپریل بروز منگل اثریہ کانفرنس ہال میں بعد نماز ظہر منعقد ہوا۔ جس کی صدارت استاذ العلماء مولانا محمد عبداللہ امجد نے فرمائی۔ جبکہ مہمان خصوصی کی نشستوں پر فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ عبدالعزیز علوی اور حضرت مولانا عبدالرشید حجازی تشریف فرما تھے۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد راقم الحروف نے تمام شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور اس بل کے پس منظر وپیش منظر پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ بل اپنی ڈرافٹنگ سے لیکر منظوری کے کن مراحل سے اور کس طرح گزرا۔ بعد ازاں علماء ومشائخ کو بل پر گفتگو کی دعوت دی گئی۔ سب سے پہلے مولانا عبدالرشید حجازی نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے تحفظ نسواں بل پر اس مذاکرہ علمیہ کے انعقاد پر رئیس ادارہ کو مبارک باد پیش کی اور ادارہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ ادارہ آئندہ بھی اس قسم کے قومی ودینی اور مسلکی مسائل پر علماء و مشائخ کی راہنمائی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی قیادت بالخصوص امیر محترم حفظہ اللہ نے اس بل پر مسلکی و جماعتی موقف کو واضح کرتے ہوئے حکومت کو باور کرایا ہے کہ وہ حکومت کے سیاسی اتحادی تو ہیں مگر اس اتحاد کی قیمت پر اپنے دینی ومسلکی موقف پر کوئی مصالحت یا مداہنت نہیں کر سکتے۔ بعد ازاں مختلف علماء کرام نے بل پر شق وار اپنی آراء وتجاویز اور انتقادات کا اظہار کیا اور مدلل بحث کے بعد قرار دیا کہ یہ بل قرآن وسنت کی روح کے یکسر منافی ہے۔ جس کے نفاذ سے اسلامی روایات و اقدار کو پامال کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ اس بل کا مقصد صرف مغربی وصیہونی ایجنڈا کی تکمیل میں پاکستان کے نظریاتی تشخص کو ختم کرنا اور اسلام کے عائلی وخاندانی نظام کی جگہ مغربی نظام کو مسلط کرنا ہے۔ علماء نے کہا کہ یہ بل نہ صرف آئین پاکستان کی بعض دفعات سے متصادم ہے بلکہ پہلے سے متعین حقوق نسواں کی موجودگی میں غیر ضروری بھی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ملک میں انارکی بڑھنے کے علاوہ قومی خزانہ پر بھی بے جا بوجھ پڑے گا اور اندیشہ ہے کہ اس سے ایک طرف ملک دشمن این جی اوز کو سرکاری تحفظ ملے گا تو دوسری طرف قومی خزانہ لوٹنے کے مزید دروازے کھلیں گے۔ بہر حال علماء کرام نے طویل بحث کے بعد ایک قرارداد کے ذریعہ اس بل کو مسترد کرتے ہوئے چند علماء کرام پر مبنی ایک کمیٹی تشکیل دی جو محقق العصر حضرت مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ تعالیٰ سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کی زیر سرپرستی اس بل پر اپنے تحفظات کو قرآن وسنت کی روشنی میں مرتب کرنے کے ساتھ متبادل تجاویز بھی پیش کرے گی۔ اجلاس میں رفقاء ادارہ علوم اثریہ کے علاوہ جامعہ سلفیہ سے شیخ الحدیث مولانا محمد یونس بٹ صاحب، مفتی عبدالحنان صاحب، فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم صاحب، پروفیسر نجیب اللہ طارق صاحب، مولانا محمد ادریس سلفی صاحب اور چوہدری محمد یٰسین ظفر صاحب جامعہ تعلیم الاسلام مامونکا نجن سے شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب، مولانا محمد افضل صاحب، جامعہ تعلیمات الاسلامیہ سے فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالخالق صاحب، مولانا محمد سلیم جباری صاحب اور حافظ محمد بلال صاحب، کلیہ دارالقرآن والحدیث سے فضیلۃ الاستاذ مولانا ھود صاحب، فضیلۃ الشیخ محمد انس مدنی صاحب، شیخ مولانا حبیب الرحمٰن خلیق صاحب، دارالدعوہ سلفیہ ستیانہ سے حضرت مولانا عتیق اللہ سلفی صاحب، حضرت مولانا عبدالرشید ضیاء صاحب، حضرت الشیخ مولانا ابوالنعمان بشیر احمد صاحب حفظہم اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی۔ جبکہ انفرادی طور پر خصوصی دعوت پر شرکت کرنے والوں میں فضیلۃ الشیخ مولانا محمد خالد سیف صاحب سابق مشیر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، حافظ عبدالرحمٰن آزاد صاحب (امیر مرکزیہ فیصل آباد)، مولانا محمد سعید چنیوٹی صاحب، حافظ ثناء اللہ ضیاء صاحب، چوہدری عبداللطیف صاحب سرفہرست ہیں۔ اس اجلاس کی اہمیت تب مزید بڑھ گئی۔ جب مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ جناب مولانا محمد نعیم صاحب وفد کے ہمراہ شریک مذاکرہ ہوئے۔ ان کے وفد میں حافظ عبدالستار حامد صاحب صوبائی امیر مرکزیہ، میاں محمود عباس صوبائی ناظم مرکزیہ، مولانا محمد ابرار ظہیر صاحب ودیگر ارکان شامل تھے۔ آخر میں انتظامیہ ادارہ علوم اثریہ کی طرف سے شرکاء اجلاس کی تواضع میں پر تکلف ظہرانہ دیا۔

رپورٹ: مولانا برق التوحیدی ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد

اخبار الجماعۃ

جماعۃ السنہ پاکستان کا مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان میں انضمام کا اعلان

کراچی..... جماعۃ السنہ پاکستان کے صدر سید عامر نجیب اور ناظم اعلیٰ سید اشرف قریشی نے اپنی جماعت کو مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان میں ضم کرنے کا اعلان کر دیا۔ جماعۃ السنہ پاکستان کے تمام رہنما اور کارکنان اب سینئر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کے پلیٹ فارم پر نفاذ اسلام اور توحید وسنت کے فروغ کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ہماری یہ قربانی اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب امیر اور اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن ڈاکٹر علی محمد ابوتراب، سندھ کے امیر مفتی محمد یوسف قصوری، ناظم اعلیٰ مولانا ابراہیم طارق، مولانا افضل سردار، قاری خلیل الرحمٰن جاوید اور دیگر رہنماؤں کے ہمراہ کراچی پریس کلب میں مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے جماعۃ السنہ پاکستان کے رہنماؤں نے کہا کہ ہمیں اپنی ذاتی بڑائی نہیں بلکہ مقاصد کا حصول مطلوب ہے اس مقصد کے لئے ہم اپنی تنظیمی شناخت کو بھی قربان کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان جو کہ ایک جمہوری، دینی اور ملک گیر جماعت ہے اس میں رہ کر نفاذ اسلام کے لئے ہماری جدوجہد زیادہ مؤثر ہوگی۔ مولانا علی محمد ابوتراب نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم جماعۃ السنہ پاکستان کے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان میں انضمام کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اپنی جماعت کی طرف سے سید عامر نجیب، سید اشرف قریشی اور ان کے سب ساتھیوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صدر AYF پاکستان اور حافظ فیصل افضل شیخ نے عامر نجیب سمیت پوری جماعت کا خیر مقدم کیا ہے۔

رپورٹ: عطاء الرحمٰن حقانی، ناظم دفتر AYF پاکستان

ضروری اعلان

مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر کے سرپرست مولانا عبدالعزیز حنیف نے امیر آزاد کشمیر مولانا محمد صدیق بالاکوٹی کی علالت کی وجہ سے مولانا سید عتیق الرحمٰن شاہ کو قائم مقام امیر مقرر کیا ہے۔ احباب جماعت مطلع رہیں اور مولانا محمد صدیق کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

اجتماعی خطبہ جمعۃ المبارک

25 مارچ کو مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام تیسرا اجتماعی خطبہ جمعۃ المبارک ریلوے گراؤنڈ بالمقابل حبیب بنک میں ادا کیا گیا۔ جمعہ کا خطبہ پنجاب کے سینئر نائب امیر محترم حافظ ظفر اللہ خاں صاحب نے ارشاد فرمایا۔ حافظ ظفر اللہ خاں صاحب کی آمد پر مرکزی جمعیت واہل حدیث یوتھ فورس کے سینکڑوں کارکنان نے مولانا محمد زبیر مجاہد اور مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی کی قیادت میں حافظ صاحب کا بھرپور استقبال کیا اور آپ کو خطبہ جمعۃ المبارک کے پنڈال میں لایا گیا۔ آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ جب سے مسلمانوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات سے دوری اختیار کی ہے' امت مسلمہ ذلیل ورسوا ہو کر رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے فوری طور پر تعلیمات محمد یہ پر عمل کرنا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ذلت ورسوائی اور پستی سے بچنے کے تمام تر راز محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں رکھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر واعظین دعوت کا نبویؐ طریقہ اختیار کر لیں تو ملک امن کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان آج کمزور اور بزدل ہے اس کی وجہ باہمی نفرت وکدورت وحسد وبغض ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام بیماریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے انسان کے اعمال ضائع اور ایمان کمزور ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام شیطانی چالیں ہیں ان کو ختم کرنے کے لیے باہمی محبت کو بڑھانا ہو گا۔ محبت کو بڑھانے کے لیے نبی کریم ﷺ کی تعلیم افشو السلام یعنی السلام علیکم کو پھیلانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ برائی اور نافرمانی سے بچنے کے لیے نیکی کا ذوق بڑھانا ضروری ہے۔ نیکی کا ذوق دلوں میں خوف خدا پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ بندی کی لعنت نے اسلام اور پاکستان کی جڑوں کو کمزور کر دیا ہے۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں ملک کی سلامتی اور امت مسلمہ کی حفاظت کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ خطبہ جمعہ میں علاقے بھر سے معززین' ذمہ داران جماعت کے علاوہ احباب جماعت' تمام مساجد کے علماء کرام اور یوتھ فورس کے کارکن کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ خطبہ جمعہ کے انتظامات سمیت تمام امور کی نگرانی مولانا محمد زبیر مجاہد امیر تحصیل پتوکی نے کی۔

منجانب: حبیب الرحمٰن یزدانی۔ ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث حبیب آباد تحصیل پتوکی ضلع قصور

مولانا مفتی محمد ادریس انتقال فرما گئے

کراچی..... 13 اپریل 2016ء پرچہ اشاعت کے لیے پریس بھیجنے کے لیے تیار تھا کہ یہ افسوسناک خبر ملی کہ جمعیت غرباء اہل حدیث پاکستان کے مفتی' حضرت مولانا محمد ادریس انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (تفصیلات کا انتظار فرمائیں۔ ادارہ)

ساقیٔ کوثر کانفرنس

بتاریخ 23 اپریل 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث مین بازار رکن ضلع منڈی بہاؤالدین' سرپرست اعلیٰ نذیر احمد خاں سلفی صدر بازا ایسوسی ایشن منڈی بہاؤالدین' سرپرست حاجی عمر حیات گوندل' بھائی محمد شاہد' میاں عبدالستار اشتیاق' میاں محمد نذیر ودیگر۔ یوتھ فورس حافظ محمد سہیل' محمد عمران سرور ودیگر۔ مقررین جناب قاری محمد یعقوب فیصل آبادی' جناب قاری محمد یٰسین بلوچ' جناب قاری سرفراز احمد ودیگر علماء کرام۔ (نوٹ) شرکاء کے لیے کھانے کا اور مستورات کے لیے پردے کا انتظام ہوگا۔ (مرکزی جمعیت وAYF رکن ضلع منڈی بہاؤالدین)

دعائے صحت

مولانا عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑہ کے چھوٹے بھائی استاذ القراء قاری عبداللہ یونس کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ نقاہت بیحد بڑھ گئی ہے' عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے دعا فرمائیں۔

رابطہ: نعمان یونس بن قاری عبداللہ یونس

0303-7141615

چوہدری کاشف نواز رندھاوا کو صدمہ!

والد محترم انتقال کر گئے!

فیصل آباد..... پاکستان مسلم لیگ (ن) یوتھ ونگ پنجاب کے جنرل سیکرٹری چوہدری کاشف نواز رندھاوا ومرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما کے والد محترم الحاج محمد نواز رندھاوا مختصر علالت کے بعد آج یہاں انتقال کر گئے' مرحوم کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں 4 چک رام دیوالی (ارفع کریم نگر) میں بروز پیر مؤرخہ 11 اپریل 2016ء رات 9 بجے ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ' مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!..... (ادارہ)

درس قرآن

23 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء خانیوال شہر میں مولانا نذیر احمد شاکر اور مولانا سرفراز حیدر آف جوہر آباد خصوصی خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: مولانا امیر حمزہ مشہدی' خانیوال سٹی

24 اپریل بروز اتوار بمقام ٹبہ سلطان پور' خصوصی خطاب مولانا سرفراز حیدر آف جوہر آباد ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب: مولانا محمد سرفراز حیدر' نائب ناظم تبلیغ AYF پنجاب

رحمت للعالمین ﷺ کانفرنس

23 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء رحمۃ للعالمین کانفرنس نواں کوٹ لالیانوالہ اوکاڑہ میں ہو رہی ہے۔ مولانا منظور احمد' مولانا قاری محمد حنیف ربانی' مولانا محی الدین کنگن پوری' حافظ محمد بنیامین عابد ودیگر علماء کرام خطابات فرمائیں گے۔

منجانب: عبدالغفار بھٹی

سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس

25 اپریل بروز سوموار بعد نماز عشاء کلہر کلاں منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس سے پروفیسر عبدالرزاق ساجد' مولانا محی الدین کنگن پوری اور قاری رمضان الٰہی ظہیر خطابات فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: محمد عبداللہ امجد کھوکھر' ضلع اوکاڑہ

قاری کے ضرورت مند توجہ فرمائیں

ایک مستند' تجربہ کار قاری ان دنوں فارغ ہیں' شعبہ حفظ اور امامت کی خدمات انجام دے سکتے ہیں۔ اگر کسی مسجد ومدرسہ میں ضرورت ہو تو درج ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

رابطہ: قاری محمد عمر 0344-6919149

وی پی آرہا ھے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

اگر جہت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

یکے از مطبوعات جامعہ شرعیہ ٹوبہ

ماہنامہ
التوحید
7/11
رجب 1437ھ اپریل 2016ء

مدیر
برق التوحیدی

پاک فوج زندہ باد ، تحفظ خواتین بل		برق التوحیدی
دیدہ ور	قسط نمبر 2	ابوالحسنین توحیدی
رفتید و لے نہ از دل ما (مولانا محمد اسحاق بھٹیؒ)		ابن رحمت اللہ
حنفی مغالطات کا تجزیہ	قسط نمبر 5	ابن آمنہ
امام ابوحنیفہؒ کی بدتری اور شہرت حنفیت کا جائزہ	قسط نمبر 52	ابوحنیفہ الہدیٰ

سالانہ زر تعاون ..... -/500 روپے | فی پرچہ ..... -/50 روپے

دفتر: جامعہ شرعیہ
شورکوٹ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ
فون: 0301-7297173
046-2510471

پیراسار

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔ یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ہارمونیک)

حافظ آباد روڈ چوک نیا ئیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

نام ہی کافی ہے

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

0300-6430739
055-4213430
چوک نیا ئیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

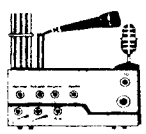

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167
نیا ئیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

سکول کے سالانہ امتحانات میں پرائمری، مڈل، میٹرک پاس ہونے والے طلبہ کے لیے دینی تعلیم کے ساتھ

دارالحدیث اوکاڑا میں داخلہ کا سنہری موقع.....والدین کے لیے خوشخبری

شعبہ تحفیظ: اس پرفتن دور میں اپنے بچوں کو قرآن مجید حفظ کرانا ایک بہت بڑی سعادت ہے، آپ کی اس خواہش کی تکمیل کے لیے دار الحدیث اوکاڑا میں استاذ القراء قاری محمد ادریس عاصم لاہوری کی سرپرستی میں فاضل نوجوان قاری ابتسام الٰہی صدیقی تحفیظ پر محنت کروا رہے ہیں۔ بچوں کو حفظ کے ساتھ چھٹی کلاس کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

شعبہ کتب: نیز پرائمری پاس طلبہ کے لیے چھٹی کلاس کا داخلہ شروع ہے۔ مڈل پاس طلبہ کے لیے میٹرک، ایف اے مع علوم دینیہ بمطابق نصاب وفاق تعلیمی سلسلہ شروع ہے۔

طلبہ کی رہائش، خوراک و دیگر سہولیات بذمہ مدرسہ ہیں تو پھر دیر کیوں؟ ابھی اور فوری رابطہ کر کے بچوں کو داخل کروائیں۔

نوٹ: والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی کاپی ہمراہ لانا لازمی ہے۔

الداعی: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث ایم اے جناح روڈ اوکاڑا 0312-4403173 - 044-2521460

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

بارہ (12) کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے دینی و اصلاحی درج ذیل 12 کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

- پیارے نبیؐ کی پیاری سنتیں
- پیارے نبیؐ کی پیاری نماز
- شادی بیاہ کے مسنون طریقے
- مسلک اہل حدیث پر ایک نظر
- مسنون رکعت تراویح
- طریقۂ طہارت وصلوٰۃ
- اثبات رفع الیدین
- مسائل رمضان المبارک
- آداب نماز
- مسائل زکوۃ
- قرآنی و مسنون دعائیں
- حرزِ اعظم

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں اور تبلیغ دین کو عام کریں۔

ادارہ ہذا کی طرف سے مسلک اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل فولڈر مدلل سیٹ زیر تقسیم ہے۔ ملک کی تمام مساجد اہلحدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔

مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ فریم کروا کر آویزاں کرنے کے وعدے پر مکمل سیٹ بالکل مفت بھیجا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

نوٹ دینی لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی۔ **رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔**

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، پنجاب، پاکستان **0333-8556473**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسنر

فروغ تعلیم کے لئے دارالحدیث راجووال کا ایک عظیم الشان قدم

بانی

مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ صاحب
(متوفی 2014ء)

ڈاکٹر عبید الرحمن محسن حفظہ اللہ
مہتمم دارالحدیث راجووال

ریاض الحدیث للطالبات

راجووال

کا اجراء

ان شاء اللہ

داخلہ 15 اپریل 2016

سہ سالہ فہم دین کورس

پرنسپل

حافظہ ڈاکٹر ام سعد حفظہا اللہ

فاضلہ وفاق المدارس السلفیہ ایم۔اے اسلامیات (سلور میڈلسٹ)
ایم۔ایس۔سی کمپیوٹر سائنس ایچ ڈی پنجاب یونیورسٹی

سے شروع ہو کر محدود مدت تک جاری رہے گا

شرائط داخلہ

- کم از کم تعلیمی قابلیت مڈل
- تمام میٹرک پاس طالبات کو ترجیح دی جائے گی۔
- داخلے کے وقت امیدوار کے ساتھ حقیقی والد اور والدہ کا آنا ضروری ہے

نصاب

- قرآن مجید وعلوم القرآن
- حدیث شریف وعلوم الحدیث
- تجوید
- فقہ اسلامی
- سیرت النبی ﷺ
- عقیدہ
- اسلامی شخصیات
- آداب واخلاق
- عربی گرائمر
- تعارف ادیان
- ادعیہ مسنونہ
- اصول دعوت وتبلیغ
- امور خانہ داری
- مبادیات کمپیوٹر سائنس

خصوصیات

- دینی وعصری علوم کی ماہر معلمات کی نگرانی
- تجربہ کار تدریس خواتین پر مشتمل سٹاف
- تعلیم کے ساتھ ساتھ محدود نشستوں پر تربیت پر خصوصی توجہ
- ہاسٹل کی سہولت
- درس قرآن وحدیث کی ٹریننگ
- کشادہ اور خوبصورت کیمپس

ڈاکٹر عبید الرحمن محسن بن شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ مہتمم دارالحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال

0300-6972721

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول

مورخہ 23-04-2016 // بمقام جامع مسجد المحدیث قاضیانوالی گلی قاضیانوالی
بروز ہفتہ بوقت بعد از نماز عصر // ڈیرہ اسماعیل خان

الحدیث کے دو اصول

ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

زیر صدارت: راجہ اختر حسین محمدی امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

مولانا خصوصی خطاب
سید طیب الرحمان شاہ صاحب حفظہ اللہ

مہمانِ خصوصی
مولانا محمد نعیم بٹ صاحب حفظہ اللہ
سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

خطاب
مولانا اکرم شہزاد صاحب حفظہ اللہ

جناب عبدالقادر اعوان صاحب
خطیب جامع مسجد اہلحدیث چوک سرور شہید
سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

جناب قاری محمد یوسف بلوچ صاحب
خطیب جامع مسجد محمدی اہلحدیث بے نظیر کالونی
سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث
ڈیرہ اسماعیل خان

جناب قاری رحمت اللہ صاحب
خطیب جامع مسجد اہلحدیث قاضیانوالی
نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث
ڈیرہ اسماعیل خان

جناب مولانا محمد عارف صاحب
خطیب جامع مسجد قباء اہلحدیث یارک
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث
ڈیرہ اسماعیل خان

جناب حافظ امان اللہ صاحب
خطیب جامع مسجد ثابت بن قیس اہلحدیث
کلاچی

جناب قاری خالد صاحب
خطیب جامع مسجد اہلحدیث ابن تیمیہ سلفیہ
اعجاز آباد مریالی ڈیرہ اسماعیل خان

جناب عیسیٰ خان صاحب
خطیب جامع مسجد توحید اہلحدیث
کوٹ لالو در ابن کلاں
ڈیرہ اسماعیل خان

جناب قاری فضل الرحمان صاحب
خطیب جامع مسجد محمدی اہلحدیث
کورائی ڈیرہ اسماعیل خان

الداعی الی الخیر شعبہ نشرواشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

اے اللہ!
ہمیں حرمین شریفین کی
زیارت نصیب فرما۔
آمین

عمرہ

حرمین شریفین میں

اعتکاف کیجئے

ماہِ رمضان المبارک کے لئے

فوری بکنگ کروائیں

تمام ایئر لائنز کی سستی ٹکٹیں حاصل کریں

کنفرم ٹکٹ • ٹرانسپورٹ • رہائش

ALHUNAAIN
PRINTERS
0332 4027740

گورنمنٹ سے منظور شدہ ادارہ جو 26 سال سے آپکی خدمت میں مصروف عمل ہے

بکنگ شروع

پُرسکون حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک بااعتماد نام

کاروان انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

الحدیبہ

Govt. Lic 3968

ہیڈ آفس
بالمقابل لیڈیز ہیلتھ سنٹر فاروق آباد
0300 4236407/0301 4966505.056 3877266

برانچ آفس
میاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بنک ستیانہ روڈ جھال فیصل آباد
0321 0333 6662422 - 041 8557315

برانچ آفس
زبیر سپر سنٹر بالمقابل علی میرج ہال نزد لالہ پاک پمپ کھڈیاں خاص
0301 6837566 / 0334 4356170 / 0301 6814942

دارالحدیث الجامعۃ الکمالیۃ راجووال کی
تقریب ختم صحیح البخاری
53 ویں
بتاریخ یکم مئی 2016ء بروز اتوار بعد نماز عصر تا عشاء
2014ء، 2015ء، 2016ء میں صحیح بخاری مکمل کرنے والے طلباء
بیاد
مؤسس
مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ
(وفات 2014ء)
مولانا عبداللہ سلیم رحمہ اللہ
(وفات 1993ء)
اساتذہ
سرپرست
ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف حفظہ اللہ
مہتمم
پروفیسر ڈاکٹر عبیدالرحمن محسن حفظہ اللہ
ابھارج شیط
قاری عبداللہ احسن
بن محمد یوسف
پیرت امام بخاری
بعد نماز عصر
فضیلۃ الشیخ
پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف صاحب
حفظہ اللہ
درس بخاری
بعد نماز عصر
شارح صحیح بخاری
فضیلۃ الشیخ
حضرت مولانا عبدالستار حماد صاحب
حفظہ اللہ
مسلک اہل حدیث صحیح بخاری
بعد نماز مغرب
فضیلۃ الشیخ
حضرت مولانا عبدالمنان راسخ صاحب
حفظہ اللہ
آف فیصل آباد
خصوصی خطاب
محترم جناب
قاری صہیب احمد میر محمدی صاحب
حفظہ اللہ
بعد نماز مغرب
مقامی علماء کرام
مولانا عبدالعزیز مدنی
مولانا حافظ محمد زکریا
مولانا عبدالکریم
مولانا محمد امین
مولانا محمد یحیی
قاری منظور احمد
قاری عبدالرحمن
مولانا ثناء اللہ زاہدی
قاری سیف الرحمن
قاری عبدالجبار
قاری عبیدالرحمن
مولانا محمد اکرم
حفظ کی تکمیل کرنے والے طلباء
دارالحدیث راجووال ایک نظر میں (2015,16ء)
شعبہ جات 10
بیرونی طلبہ 250
مقامی طلبہ طالبات 190
اساتذہ 20
باورچی 02
خاکروب 01
حفظ کی تکمیل کرنے والے طلبہ 20
صحیح بخاری کی تکمیل کرنے والے طلبہ 15
تفسیر قرآن مکمل کرنے والی طالبات 10
سٹاف کا سالانہ خرچ (تقریباً) 700 من گندم
کل ماہانہ خرچ (تقریباً) 6 لاکھ روپے
اتفاق اور تعاون
5 مئی بروز جمعرات
جس میں تمام اہل حدیث تنظیمات کے کارکنان و عہدیداران حضرات شرکت فرمائیں گے
الداعی المذکور
پروفیسر ڈاکٹر عبیدالرحمن محسن و انتظامیہ دارالحدیث جامعہ کمالیہ راجووال
راقم الحروف
حافظ محمد عدنان
مدیر تعلیم دارالحدیث راجووال
0303 6977663
0300-9384701

Weekly AHL-E-HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office: Tell. 042-37729933 Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

دین اسلام کیلئے، قرآن وسنت کے نفاذ کیلئے، پاکستان کی سلامتی اور بقا کیلئے
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا ساتھ دیجئے۔

ہم فقید المثال عظیم الشان تاریخی

فیصل آباد

بیداریٔ ملت کانفرنس

کی شاندار کامیابی پر

جناب محترم مولانا عبدالرشید حجازی صاحب
ناظم کانفرنس

جناب محترم مولانا محمد نعیم بٹ صاحب
سینئر نائب ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

قائد پنجاب
جناب محترم عبدالستار حامد صاحب
امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پنجاب

جناب محترم حضرت مولانا میاں محمود عباس صاحب
ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پنجاب

اور

حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب
سینئر قائد اہل حدیث
امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

کو "تاریخی خطاب" کرنے پر
خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

کو دل کی گہرائیوں سے
مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مولانا محمد حنیف بھٹی، میاں خالد، حبیب اللہ عطار وانتظامیہ
مرکزی جامع مسجد قدوس اہل حدیث غلہ منڈی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد